هو العزیز

مناقب

حضرت غوث کھلنوی رحمۃ اللہ علیہ

حسب فرمائش

مولانا عبد الشکور صاحب نقشبندی عزیزی جانشین

حضرت مولانا محمد اسلام صاحب نقشبندی عزیزی خلیفۂ حضرت غوث کھلنویؒ

از تصنیف احقر الزمن

سید محمد محمود حسن محمود رضوی نقشبندی مجددی

عزیزی الہ آبادی ثم الکراچی پاکستان

جملہ حقوق محفوظ ہیں

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

بارانِ رحمت المعروف بہ مِیلادِ محمود

یہ وہ بابرکت کتاب ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت وزندگی کے پاکیزہ حالات۔ معجزات حسن اخلاق صلوٰۃ وسلام اور نعتیں نہایت دلچسپ والہانہ انداز میں قلم بند کی گئی ہیں۔ فضائل درود شریف و فضائل درود خواں، آداب محفل میلاد شریف۔ عاشقانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امتحانات اور ان کے صبر و استقلال کے پُر درد واقعات۔ فضائلِ اہلبیت اور واقعۂ شہادت۔ اصحاب کرام کی جان نثاری خصوصاً خلفائے اربعہ کے عبرت خیز واقعات و کرامات۔ حلیہ مبارک مدلل پیرائے میں درج ہیں۔ اسکے علاوہ خدا کی راہ میں صدقہ۔ خیرات کرنے کی فضیلت، نماز کی فضیلت وغیرہ وغیرہ غرضیکہ اس پاکیزہ کتاب میں ایسے دلچسپ واقعات پیش کئے گئے ہیں کہ شروع کیجئے تو بغیر ختم کئے دل نہیں مانتا۔ اس کتاب کے مطالعہ سے بچوں اور بڑوں کے دلوں میں نورانیت پیدا ہوتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و آپ کے جان نثار صحابہ اور اولیائے کرام سے ایک خاص لگاؤ اور محبت پیدا ہو جاتی ہے جو اصل مقصود اور سرمایۂ نجات دُنیوی و آخروی ہے۔ یوں تو سیکڑوں میلاد شریف کے رسالے آپ کی نظروں سے گزرے ہوں گے لیکن اس مختصر اور جامع کتاب کی شان ہی نرالی ہے۔ زبان اتنی شگفتہ ہے کہ بچے بوڑھے عالم و اُمی یکساں مستفید ہوتے ہیں اور پڑھنے والے کی طبیعت پر کسی طرح کا بار نہیں گزرتا، یہ اہلِ محبت پکّے سنّی کے لئے خاصکر میلاد خوانوں کے لئے مشعلِ راہ ہے، اس بابرکت کتاب کا ایک ایک لفظ سچّی اور حقیقی محبت کا درس دیتا ہے کتاب کے آخر میں فضیلت نکاح۔ طریقہ نکاح۔ حقوقِ زوجین، بیان عقیقہ وغیرہ وغیرہ غرض بیشتر ضروری معلومات کے دریا کو کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب ہے۔ ہندوستان میں تین مرتبہ شائع ہوئی اور پاکستان میں دو مرتبہ اور ہاتھوں ہاتھ ختم ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے بڑا شرفِ مقبولیت بخشا۔

ہدیہ ۲۵ روپیہ

ملنے کا پتہ:- عبدالسمیع۔ ملیر کالونی۔ الف ساؤتھ ۶۱/۷ - کراچی

ھو العزیز

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

حمد باری تعالیٰ

تیرا مثل کوئی نہیں کہیں تری شان جلّ جلالہٗ
تری ذات فرد ہے بالیقیں تری شان جلّ جلالہٗ

ہے تو ہی بس احکم الحاکمین تری شان جلّ جلالہٗ
ترا حکم جاری کہاں نہیں تری شان جلّ جلالہٗ

تو یہاں نہیں کہ وہاں نہیں تری شان جلّ جلالہٗ
جہاں تجھ کو ڈھونڈا ملا وہیں تری شان جلّ جلالہٗ

تو ہی رونقِ فلک و زمیں تری شان جلّ جلالہٗ
کہاں تری جلوہ گری نہیں تری شان جلّ جلالہٗ

یہ ہی ایک بات ہے دلنشیں، تو ہی لاشریک ہے بالیقیں
نہیں اس میں کچھ بھی چُناں چنیں تری شان جلّ جلالہٗ

جسے جو بھی چاہا عطا کیا جسے چاہے جو بھی عطا کرے
ترے گھر میں کوئی کمی نہیں تری شان جلّ جلالہٗ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

یہ سمجھ کے مالکِ دو جہاں، ترے در کو میں نے بھی تک لیا
کبھی کوئی خالی پھرا نہیں تری شان جلّ جلالہٗ

تجھے ڈھونڈتا پھروں کیوں کہیں بخدا ہے میرا یہی یقیں
رگِ جاں سے میری ہے تو قریں تری شان جلّ جلالہٗ

تری بارگاہِ ستودہ میں بتضرع ہے یہی التجا
مرے لب پہ ہو دمِ واپسیں تری شان جلّ جلالہٗ

مدینہ نہ دیکھا تو کچھ بھی دیکھا

اے دل! کیا نہ دیکھا تو کچھ بھی نہ دیکھا — مدینہ نہ دیکھا تو کچھ بھی نہ دیکھا
وہ جالی سنہری وہ محراب و منبر — نہ دیکھا نہ دیکھا تو کچھ بھی نہ دیکھا
نبیِ مکرّم شفیعِ اُمم کا — مواجھہ نہ دیکھا تو کچھ بھی نہ دیکھا
نظر آگیا جس کے صدقہ میں کعبہ — وہ روضہ نہ دیکھا تو کچھ بھی نہ دیکھا
دو عالم کی نعمت جہاں بٹ رہی ہے — وہ عتبہ نہ دیکھا تو کچھ بھی نہ دیکھا
جمالِ الٰہی کا ہے آئینہ جو — وہ چہرہ نہ دیکھا تو کچھ بھی نہ دیکھا
جو مرشد کے در سے ہے طیبہ نگر تک — وہ زینہ نہ دیکھا تو کچھ بھی نہ دیکھا
جو مکّے سے پوچھو! تو یہی کہے گا — مدینہ نہ دیکھا تو کچھ بھی نہ دیکھا
قسم کھائی اللہ نے جس کی محمودؔ — وہ مکھڑا نہ دیکھا تو کچھ بھی نہ دیکھا

لے محمود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

عند ذکر الصالحین تنزّل الرحمۃ

یعنی! اولیاء اللہ کے ذکر کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے

مردہ دل مردہ جو کہتے ہیں سنو مت انکی بات
زندگی پاتے ہیں خاصانِ خدا بعد از وفات

سلام بدرگاہ نائب خیر الانام مع سانحہ وصال سیدنا و مرشدنا الحاج حضرت غوث الاعظم کھولنوی نقشبندی مجددی وخیری دامت فیوضہم و برکاتہم علینا قدس سرہٗ

* * * * *

سلام اے جانشیں و نائب محبوب یزدانی
سلام اے عالمِ دیں واقفِ اسرارِ قرآنی
سلام اے قطبِ صمدانی، سلام اے شمعِ عرفانی
سلام اے زینت و زیبائشِ تاجِ سلیمانی
سلام اے غوث الاعظم کھلنوی اے پیرِ لاثانی
سلام اے رازدار و محرمِ اسرارِ ربّانی
سلام اے قاسمِ فیض و تجلیاتِ سبحانی
سلام اے قطبِ الانس و جاں سلام اے نورِ یزدانی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

میں اپنے غوث الاعظم کھلنوی کی کیا لکھوں تعریف
کہ اپنے خاص بندوں کی خدا کرتا ہے خود توصیف

یہی اللہ والے اپنی ہستی کو مٹاتے ہیں
یہی وہ ہیں کہ جو کونین کی بگڑی بناتے ہیں

انہی کی روشنی بھارت میں پاکستان میں پھیلی
انہی کے فیض سے ہر طالب حق نے بھری جھولی

رہے گرم سفر رشد و ہدایت میں شہ کھلنا
ہوئے معموران کے فیض سے بنگالہ و برما

در بوالخیر سے اللہ اکبر پائی وہ نسبت
کہ جس پر رشک کرتی ہے دو عالم کی ہر اک نعمت

کمالاتِ نبوّت کی ضیا رکھتی رہبرِ دین میں
گذاری عمر ساری اتباع سرور دین میں

زمانے کی ہر اک بدعت سے بچتے اور بچاتے تھے
رہ حق سے جو بھٹکے راہ پر اس کو لگاتے تھے

نہ بھولا ہوں نہ بھولوں گا تیری شان مسیحائی
کہ تیرے فیض سے مردہ دلوں نے زندگی پائی

یکایک دی خبر اک سال پہلے یہ زمانے کو

جوار رحمتِ حق میں ہوں اب تیار جانے کو

غرض وہ سال آتا ہے پیام رنج و غم لیکر
تڑپ کر برق گرتی ہے ہمارے خرمن دل پہ

چھہتر (۷۶) ہجری سنہ چھپن (۵۶) میں وہ کوہ الم ٹوٹا
کہ خورشیدِ ولایت نے رخ اپنا دہر سے موڑا

ربیع الاولیٰ کی گیارہویں تاریخ کیا آئی
ہوئے ملک بقا کو غوث الاعظم کھلنوی راہی

سواری بارہویں کو منزل مقصود پر پہونچی
بہر صورت نہ ان سے پیروی مصطفےٰ چھوٹی

زمانے میں انہی کے دم قدم کی ساری برکت ہے
یہاں سے اٹھنا ان اللہ والوں کا قیامت ہے

انہی اللہ والوں کی غلامی میں رہو محمود
انہی کے در سے ہاتھ آئے گی تم کو منزل مقصود

قطعہ تاریخ

پیران پیر محبوب سبحانی حضرت مولانا مرشدنا سیدنا الحاج شاہ عبدالعزیز کھلنوی رح

واصلِ حق ہو گئی روح شریف — درغمش ماتم کناں زار و نحیف
آہ اس محمود ہستی کا وصال — موتُ العالِم موت العالَم یا لطیف

۱۳۷۶ھ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

ڈھونڈھتا ہے

نہ کعبہ نہ عرش خدا ڈھونڈھتا ہے — خدا جانے دل میرا کیا ڈھونڈھتا ہے
بہت آج دل میرا بے چین ہو کر — ترا جلوۂ دل رُبا ڈھونڈھتا ہے
مرے حضرت کھلنوی تم کہاں ہو — کہ ہر خادم غمزدہ ڈھونڈھتا ہے
اندھیرے دلوں میں تھا جسکا اُجالا — اُسی چاند کو دل مرا ڈھونڈھتا ہے
وہ نورانی جلوہ وہ نورانی صورت — ہر اک جاں نثار آپکا ڈھونڈھتا ہے
دو عالم کی ہر شے سے دل آج پھر کر — تمہیں کو یہ غوث الوریٰ ڈھونڈھتا ہے
نظر غوث الاعظم کی ہر دم ہے تجھ پر — سوا اس کے دل اور کیا ڈھونڈھتا ہے

محبت میں محمود مرشد کی کھو کر
فنا ہو کے شانِ بقا ڈھونڈھتا ہے

ماہِ دل آرا

آئے گا نظر یارب وہ ماہِ دل آرا کب — چمکے گا مقدر کا پھر میرے ستارا کب
پائے گا شفا غم سے بیمار تمہارا کب — دیکھے گا ترا جلوہ یہ ہجر کا مارا کب
تڑپاتی ہے رہ رہ کر ایک ایک ادا ہر دم — اے غوثِ زماں ہوگا دیدار تمہارا کب
اے میرے شہِ کھلنا اتنا تو بتا دیجئے — قدموں میں بلائیگا ہاں ہوگا اشارا کب

آ کر درِ مرشد پر کس دل سے کہیں جاؤں — فرقت کسی عاشق کو ہوتی ہے گوارا کب
اے غوثِ زماں تیرا محبوب نہ ہو جبتک — وہ سرورِ عالم کو ہوتا ہے پیارا کب
جس منزلِ اقدس میں ہیں جلوہ گزیں حضرت — پہنچے گا وہاں تک ہاں بیمار تمہارا کب
گو بے ادبی میری تھی گو نہ بلندی پر — لیکن تری شفقت نے نظروں سے اتارا کب

محمود تمہارا ہے محمود کے ہو بس تم
چھوڑے گا قیامت تک دامن یہ تمہارا کب

بہاریں

بادِ خزاں تو آئی کیوں، ایسی بھری بہار میں
خرمنِ صبر جل گیا، دل نہیں اب قرار میں
چل نہ سکی کسی کی کچھ، مرضیٔ کردگار میں
برق تڑپ کے رہ گئی، سینۂ سوگوار میں
آپ کے غم میں عزّ دیں، رو دیئے آسمان زمیں
کیوں نہ بچھے بساطِ غم، گلشن و لالہ زار میں
رونقِ گلستاں نہیں، زینتِ آشیاں نہیں
زندگی اب تو بار ہے، گلشنِ روزگار میں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

ہجر میں آہ، آپ کی، تڑپیں نہ ہم تو کیا کریں
آپ چلے گئے حضور، رحمتِ کردگار میں

چین ہمیں دلائے کون دل کی لگی بجھائے کون
آپ سا مہرباں نہیں، کوئی بھی اب دیار میں

ہے نہ وہ لطف زندگی، ہے نہ وہ کیف بندگی
خار ہیں گلشنِ جہاں، دیدۂ اشکبار میں

تم ہی تھے شمع زندگی، تم جو نہیں تو کچھ نہیں
ہونے کو یوں تو کیا نہیں گلشنِ روزگار میں

کون سُنے گا حالِ دل، کس کو دکھاؤں زخمِ دل
آپ ہی ایک تھے میرے، مونس و غمگسار میں

حضرت غوث کھلنوی، باغ و بہار دھلوی
تھی تیرے دم سے تازگی، بلبلِ خستہ زار میں

شیشۂ دل ہے چور چور، آپ کے غم میں یا حضور
آگ سی ہے لگی ہوئی، سینۂ داغدار میں

مشعلِ دینِ سرمدی، آئینۂ مجدّدی
تیرا ہی حُسن ہے عیاں، محفلِ نوربار میں

رُخ سے نقاب اُٹھائیے، جلوہ ہمیں دکھائیے
تاب نہیں سکوں نہیں۔ عالم انتظار میں

دونوں جہاں کی نعمتیں مانگوں نہ کیوں میں آپ سے
ربّ نے نہیں دیا ہے کیا، آپ کے اختیار میں

محمودؔ اپنی سب چھاگلیں بھر رہے ہیں خوب
لہرا رہا ہے فیض کا دریا، تیرے مزار میں

غوثِ کھلنوی

باغِ مجدّدی کے گلِ نازنیں ہیں آپ
بوالخیر کے نہال بہار آفریں ہیں آپ

واللہ جس کی کعبۂ دل میں ہے روشنی
بزمِ محمدی کی وہ شمعِ مبیں ہیں آپ

دِل کو قرار آئے نہ کیوں غوثِ کھلنوی
وجہِ سکون و راحتِ قلبِ حزیں ہیں آپ

نظارہ کر رہی ہیں میری آنکھیں روز و شب
صد شکر میرے خانۂ دل میں مکیں ہیں آپ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

ہم بے نواؤں بے کسوں کے مونس و رفیق
دنیا ہو یا کہ دین ہو کس جا نہیں ہیں آپ

آواز دی ہے وقتِ مصیبت جب آپ کو
امداد کے لئے مری پہنچے وہیں ہیں آپ

آنکھوں میں اور دل میں سوا آپ کے ہے کون
جلوت نشیں ہیں آپ ہی خلوت نشیں ہیں آپ

گو چشمِ ظاہری سے مری آپ چھپ گئے
لیکن نگاہِ دل سے نہاں بھی نہیں ہیں آپ

مجھ سے ایاز کو ملا محمود کیا مقام
میں آپ کے قریب ہوں نبیؐ کے قریب ہیں آپ

اسرارِ حقیقت

تصوّر میں جو میرے مرشدِ کامل کی صورت ہے
اسی صورت میں اے دل سارے عالم کی حقیقت ہے

یہی لے دے کے باقی تھا جواب نذرِ عقیدت ہے
جو اک دل میرے پہلو میں ہے وہ بھی پیشِ خدمت ہے

مجھے پہنچا دیا سرکارِ دو عالم کی چوکھٹ تک
یہ میرے مرشدِ کامل کی مجھ پہ کتنی شفقت ہے

در و دیوارِ کعبہ سے نصیبہ تو چمک اٹھا
نگاہوں کو مری کعبہ نشیں تیری ضرورت ہے

مدینہ ہو کہ کعبہ ہو وہیں یہ سر جھکے گا اب
جبینِ شوق کو میری درِ مرشد سے نسبت ہے

زمینِ دل پہ گلہائے محبت کھلتے جاتے ہیں
جو سچ پوچھو تو یہ پیرِ طریقت کی کرامت ہے

اسی ہستی میں پاتا ہوں رسول اللہ کے جلوے
سراپا مرشدِ کامل کا اسرارِ حقیقت ہے

جمالِ پاک روئے مصطفےٰ اللہ کی قدرت!
دو عالم کو یہ حیرت ہے یہ صورت کس کی صورت ہے

وہی اللہ والا بھی رسول اللہ والا بھی
جسے محمود اپنے مرشدِ کامل سے الفت ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

درفراقِ حضورِ مبارک رحمۃ اللہ علیہ

نگاہیں ڈھونڈھتی ہیں اے شہ کھلنا کہاں تم ہو
مرے مرشد کہاں تم ہو مرے آقا کہاں تم ہو
گُلِ گلزارِ صدیقی چراغِ بزمِ بوالخیری
نظر آتی ہے سب تاریک اب دنیا کہاں تم ہو
نقاب روئے انور کو الٹ کر سامنے آؤ
چھپا کر جاں نثاروں سے رُخِ زیبا کہاں تم ہو
تمھارے ہی اشارے ہیں لطائف بھی دوائر بھی
تمہیں کو ڈھونڈتے ہیں سب خفی اخفی کہاں تم ہو
بدل کر آج صورت صورتِ محمود میں آؤ
دکھا جاؤ اثر کو چہرۂ زیبا کہاں تم ہو

درشانِ شہ کھلنا رحمۃ اللہ علیہ

رُخ کو پردے میں چھپائے ہوئے وہ بیٹھے ہیں
ہوش عالم کے اُڑائے ہوئے وہ بیٹھے ہیں
میری نظروں میں سمائے ہوئے وہ بیٹھے ہیں

دل میں گھر اپنا بنائے ہوئے وہ بیٹھے ہیں
میری آنکھوں سے بہت دور بہت دور مگر
نگہِ دل میں سمائے ہوئے وہ بیٹھے ہیں
یوں تصور میں نظر آتے ہیں ان کے جلوے
جیسے اس بزم میں آئے ہوئے وہ بیٹھے ہیں
رُخِ پرنور پہ ڈالے ہوئے پُرنور نقاب
ساری محفل کو سجائے ہوئے وہ بیٹھے ہیں
آگیا یاد مجھے پھر وہ جمالِ دلکش
پھر مرے سامنے آئے ہوئے وہ بیٹھے ہیں
کھل گیا راز حقیقت کی نظر تو دیکھو!
دلِ خفتہ کو جگائے ہوئے وہ بیٹھے ہیں
قسم اللہ کی ان کے یہ فیوض و برکات
ایک عالم کو بنائے ہوئے وہ بیٹھے ہیں
پردہ ایک پردۂ اظہار ہے اللہ اللہ
چشم و دل دونوں پہ چھائے ہوئے وہ بیٹھے ہیں
شہ کھلنا کی جو پہچان گئے شانِ اکرام

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

سارے عالم کو لٹائے ہوئے وہ بیٹھے ہیں

طالب دید تیرے غوث زماں محفل ہیں
دیر سے آس لگائے ہوئے وہ بیٹھے ہیں

بزم پُرنور میں محمود یہ آتا ہے نظر
جیسے خود سامنے آئے ہوئے وہ بیٹھے ہیں

شام و سحر

زلفوں پہ نظر ہے کبھی عارض پہ نظر ہے
واللہ حسین کتنی مری شام و سحر ہے

یہ جان ہے یہ دل ہے یہ حاضر مرا سر ہے
جو کچھ بھی مرے پاس ہے سب پیش نظر ہے

ہے زیرِ قدم اس کے سرِ عرش معلّیٰ
اللہ رے کس اوج پہ ہستئ بشر ہے

بیدار ہوئی جاتی ہیں کونین کی روحیں
کس جان مسیحا کے یہ آنے کی خبر ہے

کیا آئیں سمجھ میں تری امی کے معانی
دو حرف کا دل ہے مگر اللہ کا گھر ہے

یہ کوچہ جاناں ہے ذرا ہوش سے چلنا
پاؤں کے پھسل جانے کا ہر گام پہ ڈر ہے

اے بحر محبت نہ دکھا جوش تو اتنا
طوفان و حوادث تو مری راہ گذر ہے

کعبہ بھی نگاہوں میں ہے اور عرش بریں بھی
مائل ہے ادھر دل مرا دلدار جدھر ہے

اللہ بھی اس کو نہ کبھی توڑے گا واعظ
اللہ کے محبوب کی جس دل پہ نظر ہے

کل تک تھا شیاطین کا جو مرکز و مسکن
برکت سے تری آج وہ اللہ کا گھر ہے

قدموں میں کھنچی آتی ہیں منزل کی طنابیں
معلوم نہیں آج کدھر اپنا سفر ہے

اِتراتا ہے کیوں دولتِ دنیا پہ تو اتنا
انساں تجھے کچھ موت کی بھی اپنے خبر ہے

طے کرتا چلا جاتا ہوں ہر منزل محمود
یہ مرشد کامل کی توجّہ کا اثر ہے

• • ★ • •

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

سرکارِ کھُلنا

دو عالم دیکھ لے شانِ عطا سرکار کھُلنا کی
سخاوت بن کے پھیلی ہے ضیا سرکار کھلنا کی

شہِ کھُلنا کی اُلفت سے مرے سینے کو بھر دے تو
مِری ہر سانس سے نکلے صدا سرکارِ کھُلنا کی

مزیّن دل کو کر دیتی ہے جو الفت کے زیور سے
ہے واللہ ہر نظر وہ کیمیا سرکار کھلنا کی

دو عالم کی اداؤں کو بڑا ہی رشک آتا ہے
ہے مقبول خدا اک ادا سرکار کھلنا کی

بلندی اس کو معراجِ محبّت کی ہوئی حاصل
دل و جاں سے جو خدمت میں جھکا سرکار کھلنا کی

مری آنکھیں یہی تجھ سے دعا کرتی ہیں رو رو کر
زیارت ہو ہمیں صبح و مسا سرکار کھلنا کی

کہا جو آپ نے اللہ نے پورا کیا اُس کو
ہے مقبول خدا ہر اک دُعا سرکار کھُلنا کی

زمانے کی سمجھ میں آ نہیں سکتی کبھی اے دل
فنا سرکار کھلنا کی بقا سرکار کھلنا کی

جو داورِ حشر میں پوچھے گا اے محمود کیا لایا
تو کہہ دوں گا محبت یا خدا سرکار کھلنا کی

کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَان

اُجڑے گا ایک دن یہ گلستاں ہرا بھرا — یہ رونق جہاں بھی سب ہو جائیگی فنا
سب کو شکار ہونا ہے اک روز موت کا — ہم کیا رہیں گے جب نہ جہاں میں کوئی رہا

لبیک سب کو کہنا پڑے گا کوئی بھی ہو
محمود جب بھی موت کا پیغام آئے گا

خون کے آنسو

فصلِ بہار میں کوئی دامنِ گل چھڑائے کیوں
خون کے آنسو روز و شب آہ مجھے رُلائے کیوں

ان کی محبّتوں کے داغ دل سے کوئی مٹائے کیوں
کعبے کے یہ چراغ ہیں کوئی انھیں بجھائے کیوں

ان کے مریضِ عشق کو ہاتھ کوئی لگائے کیوں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اٹھائے کیوں
حسن کی چھیڑ چھاڑ سے قلب نہ تلملائے کیوں
عشق ہے وجہ اضطراب مجھ کو قرار آئے کیوں
دل کے ہر ایک ساز کو توڑ نہ دوں تو کیا کروں
نغمۂ حُسنِ دل رُبا کوئی مجھے سنائے کیوں
شوق سے مسکرائے جا بجلیاں بھی گرائے جا
خرمن دل جلا کر کوئی اسے بجھائے کیوں
حُسن بقا نواز ہے عشق سے اسکو ساز ہے
عشق ہے اصل زندگی عشق مجھے مٹائے کیوں
سائے میں زلفِ پاک کی چین سے سو رہا ہوں میں
ایسے حسین خواب سے کوئی مجھے جگائے کیوں
دل کے حریم ناز میں شوق سے آئے وہ حسین
محمود شرط ہے یہی آکر یہاں سے جائے کیوں

قطعہ

محمود اللہ اللہ یہ فیض حضور ہے — نازل ہر آن رحمتِ ربِ غفور ہے
جلوہ تمہارا آج بھی اے نائبِ رسول — آنکھوں سے دور ہے نہ میرے دل سے دور ہے

منقبت شریف

لکھ رہا ہوں منقبت اس غوث ذیشاں کیلئے
جس کی ہستی باعثِ رحمت تھی انساں کیلئے
پیروی مُصطفےٰ جس سے نہ چھوٹی عمر بھر
بخش دے اس نائب شاہِ رسولاں کیلئے
جس کی نظرِ فیض سے تاریکیاں دل کی مٹیں
جاں دیدوں کیوں نہ اس شمعِ شبستاں کیلئے
یا مجدد الف ثانی یا شہ بوالخیر ما
ہو نگاہِ لطف مجھ پر غوثِ دوراں کے لئے
حضرتِ عبدالعزیز کھلنوی کی ہر نظر
کس قدر پُر کیف تھی قلب پریشاں کے لئے
جس کی نظروں نے ابھارا تھا ہمارا دردِ دل
کیوں نہ ہم بے چین ہوں اس پیر پیراں کیلئے
دل کا گوشہ گوشہ چمکا دے نبی کے نور سے
مرشد کامل کے حُسن و روئے تاباں کے لئے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

جس کے ذرّے بنکے چمکے آفتاب و ماہِ تاب
کیوں نہ ہستی کو مٹادوں اُس دلبستاں کے لئے
یاالٰہی قبر بھی محمود کی روشن رہے
ماہِ کھُلنا شمعِ فاران، جانِ ایماں کے لئے

بارگاہِ غوث الاعظم کھلنوی رح

السّلام اے نائبِ محبوب ! محبوبِ نبی
السّلام اے نورِ چشم غوث الاعظم کھلنوی
السّلام اے جانشینِ غوث الاعظم کھلنوی
السّلام اے حضرت معصوم حُسنِ زندگی
السّلام اے نوبہار گلستان کھُلنوی
السّلام اے جانشیں سیّدی و مرشدی
السّلام اے حضرتِ معصوم مقبول جہاں
السّلام اے تازگیٔ گلشن غوث زماں
ہو مبارک آپ کو یہ خلعت و تاج نعیم
غوث الاعظم کھلنوی کی جانشینیٔ عظیم

کوئی مانے یا نہ مانے یہ میرا ایمان ہے
غوث الاعظم کھلنوی کی تو سراپا شان ہے
تیرا سینہ حاملِ گنجینۂ عرفان ہو تو
تیرے در سے خادموں کا پورا ہر ارمان ہو
مشرق و مغرب میں پھیلے چاندنی ہر سو تری
اے مہِ کھلنا میرے اے نورِ چشم کھلنوی
دونوں عالم میں سخاوت کی تری چرچا رہے
جاری تیرے در سے ہر دم فیض کا دریا رہے
غوث الاعظم کھلنوی کا صدقہ کر دے کچھ عطا
لیکے امیدیں بڑی در پر کھڑا ہے ہر گدا
ہاتھ خالی جائیں کیونکر آج اس دربار سے
نعمتِ کونین مل جائے ہمیں سرکار سے
بھر دے بھر دے دامنِ دل اے سخی ابنِ سخی
تیرے دربارِ کریمی میں نہیں کچھ بھی کمی
ہر غلام کھلنوی جی بھر کے پیتا ہی رہے
بادۂ توحید کا ہاں دور چلتا ہی رہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

اے جمالِ مصطفےٰ اے غوثِ مَن غوثِ وری
منبعِ جود و عطا ہے بچہ بچہ آپ کا
اِن کے دامن سے جدا ہونے نہ پائے یا خدا
خادمانِ کھلنوی کی ہے یہی دل سے دُعا
التجا محمودؔ کی ہے تجھ سے یہ ربِّ کریم
پیرزادوں پر رہے ہر دم ترا لطفِ عظیم

غوث الاعظم کھلنوی صاحب ہمارا پیر ہے

دل وہی دل ہے کہ جس میں تیری توقیر ہے
چشمِ بینا ہے وہ ہی جس میں تری تنویر ہے
مشعلِ راہِ محبت مشعلِ راہِ وفا
مرشدِ کامل کی میرے ایک اک تقریر ہے
فتنۂ کونین سے اے دل ڈریں تو کیوں ڈریں
غوث الاعظم کھلنوی صاحب ہمارا پیر ہے
پیرِ پیراں غوثِ دوراں یا شہ عبدالعزیز
خاک تیرے در کی میرے واسطے اکسیر ہے

مر نہیں سکتا کبھی واللہ وہ دل حشر تک
جس کے دل میں اولیا اللہ کی توقیر ہے
پوچھتے ہو کیا غلامانِ نبیؐ کے مرتبے
دامنِ تقدیر میں ان کی ہر اک تدبیر ہے
کیوں نہ آنکھیں دِل کی جانب روز و شب مائل رہیں
دل کے آئینے میں غوثِ پاک کی تصویر ہے
اے بہارِ گلشنِ بوالخیر و شاہِ نقشبند
زینتِ کاشانۂ دِل آپ کی تنویر ہے
منقبت خوانوں میں مرشد کے لکھا ہے جسکا نام
وہ یقیناً صاحبِ تدبیر اور تقدیر ہے
دونوں عالم کی حقیقت ہو رہی ہے آئینہ
تیرے جلوؤں میں شہ کھلنا عجب تاثیر ہے
مہبطِ رحمت بنی ہے تربتِ عبدالعزیز
از لحد تا لامکاں تنویر ہی تنویر ہے
مُردہ دل مردہ سمجھتے ہیں مگر زندہ ہیں یہ
جاری اِن کی قبر سے اک فیضِ عالمگیر ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

زندگی پاتے ہیں خاصانِ خدا بعد از وفات
ہو جسے شک دیکھ لے قرآن میں تحریر ہے
سامنے آنکھوں کے اب آجائیے اے پیرما
آپ کا محمود بیحد مضطر و دلگیر ہے

دُنیائے دِل سجا گئے حضرت غوث کھلنوی

نظروں میں کیا سما گئے حضرتِ غوث کھلنوی
قلب کو جگمگا گئے حضرت غوث کھلنوی
خواب میں جب بھی آگئے حسنِ خدا دکھا گئے
قسمت مری جگا گئے حضرت غوث کھلنوی
نکہتِ گلشنِ نبی خوب ہمیں سنگھا گئے
رَب سے ہمیں ملا گئے حضرت غوث کھلنوی
بوالخیر کی بہار سے گلہائے نقشبند سے
دنیائے دِل سجا گئے حضرت غوث کھلنوی
مستِ الست ہو کے میں جھوم رہا ہوں روز و شب
ایسی مجھے پلا گئے حضرت غوث کھلنوی

بزمِ تصوّرات میں جلوہ نما جو ہو گئے
ظلمتِ دِل مٹا گئے حضرت غوث کھلنوی
چین گیا سکون مٹا تھام کے دل میں رہ گیا
یاد جو مجھ کو آگئے حضرت غوث کھلنوی
بالیں پہ میری آگئے بگڑی مری بنا گئے
کلمۂ دیں پڑھا گئے حضرت غوث کھلنوی
ہوگیا سینہ رشکِ طور کعبۂ دل ہے نور نور
ایسا دِیا جلا گئے حضرت غوث کھلنوی
ذکرِ حبیب ﷺ پاک سے الفت یارِ غار سے
خانۂ دل بسا گئے حضرت غوث کھلنوی
سامنے جب بھی آگئے ہوش مرے اڑا گئے
بیخود مجھے بنا گئے حضرت غوث کھلنوی
کون و مکاں سے ہوگئی پار مری نظر نظر
کعبۂ دِل پہ چھا گئے حضرت غوث کھلنوی
بخشا وہ فیضِ سرمدی مل گئی دل کو زندگی
قسمتیں جگمگا گئے حضرت غوث کھلنوی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

محمود شمعِ لم یزل تاریکیوں میں قلب کی
رب کی قسم جلا گئے حضرت غوث کھلنوی

غوث و قطبؒ و شہ کھلنا کی بدولت مجکو

مل گیا مل گیا وہ پیرِ طریقت مجھکو
کر دیا جس نے کہ پابندِ شریعت مجکو

یارِ غارِ شہِ لولاکَ لما کی نسبت
مل گئی سینہ بہ سینہ زہے قسمت مجکو

شاہ بو الخیر کی نظروں نے نوازا کیسا
غوث و قطبؒ شہ کھلنا کی بدولت مجکو

آستانے پہ ترے حضرت غوث کھلنا
نظر آئی عجب اللہ کی قدرت مجکو

گوشے گوشے میں لحد کے ہے بہارِ جنت
تیرے روضے کی بتاتی ہے یہ زینت مجکو

ذرّہ ذرّہ تری مرقد کا ہے کیا نور افشاں
کتنی پیاری نظر آتی ہے یہ تربت مجکو

مظہرِ شانِ محمدؐ ہے ترا حسن و جمال
کیوں لبھائے نہ تری صورت و سیرت مجکو

ہاتھ کیا آگیا مرشد کا مرے ہاتھوں میں
مل گئی مل گئی کونین کی دولت مجکو

لوحِ دل پر ہے منقش مرے اللہ اللہ
نقشبندیہ بزرگوں سے ہے نسبت مجکو

کیوں نہ چوکس رہے ایمان مرا اے واعظ
چار یارانِ نبی سے ہے عقیدت مجکو

یہی اللہ سے واللہ ملائیگی مجھے
کیوں نہ ہو مرشدِ کامل سے محبت مجکو

دیکھ لیتا ہوں جہاں بھی ہوں وہ جلوہ آرا
خوب اللہ نے بخشی یہ بصیرت مجکو

جلوہ گاہِ نبوی ہے رُخِ پُر نور تیرا
راحتِ افزانہ ہو کیوں تیری زیارت مجکو

یہیں اللہ بھی سرکار بھی مرشد بھی یہیں
محفلِ عُرس نظر آتی ہے جنت مجکو

سیدی مرشدی ہو جائے سرِ حشر نصیب
تیرا دیدار محمد کی شفاعت مجکو

تیرے چہرے پہ برستا ہے محمد کا نور
کیوں نہ پروانہ بنائے تری طلعت مجکو

ایک اک سانس ہے مصروف نظارا محمود
اب تو مرنے کی بھی ملتی نہیں فرصت مجکو

پیر سے گر تجھے عقیدت ہے

زالِ دنیا کی کیا حقیقت ہے
چونک غافل مقامِ عبرت ہے

جس سے زائل ہو دولتِ عقبیٰ
ایسی دنیا کی کیا ضرورت ہے

تختِ شاہی و طاعتِ مولیٰ
یہ بھی دولت ہے وہ بھی دولت ہے

وہ ہی محمود ہے وہ ہی مسعود
اللہ والوں سے جس کو الفت ہے

بخدا غوثِ کھلنوی کے طفیل
بارگاہِ نبیؐ سے نسبت ہے

سینۂ یارِ غار سے پوچھو
یہ امانت بھی کیا امانت ہے

زندگی پا رہے ہیں مُردہ دِل
اللہ اللہ کیا کرامت ہے

کیوں نہ قدموں میں پیر کے میں جھکوں
انکھیں قدموں میں میری جنت ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

جانشینِ امامِ ربّانی   کتنی اعلیٰ تری ولائیت ہے

تیرے ملنے سے وہ ملے ہم کو   جو خلیلِ نبیؐ رحمت ہے

نقشبندی مجدّدی خیری   ساری نسبت تری بدولت ہے

محفلِ عُرسِ پیرِ کامل میں   کیسی رحمت ہے کیسی برکت ہے

جلوہ فرما ہیں حضرتِ معصوم   آج دل کو دلی مسرّت ہے

زینت بزمِ فیض ہے ان کا   دیکھ لیں جن میں کچھ بصیرت ہے

ہے تصور میں صورتِ مرشد   یہ عبادت بھی کیا عبادت ہے

ہے جہاں ذکرِ صالحیں ہر دم   وہاں پیہم خدا کی رحمت ہے

کیوں نگاہیں جھکیں نہ دل کی طرف   جلوہ گر دل میں انکی صورت ہے

ٹوٹی پڑتی ہیں رحمتیں اِس پر   یا الٰہی یہ کس کی تُربت ہے

چھائی ہے زلفِ عنبریں کی گھٹا   خواب میں کشتۂ محبت ہے

اللہ اللہ مزارِ مُرشد سے   جاری دریائے فیض و برکت ہے

کیوں میں گھبراؤں روزِ محشر سے   دل میں جب پیر کی محبت ہے

منزلیں خود تجھے کریں گی تلاش   پیر سے گر تجھے عقیدت ہے

کیوں نہ محمودؔ ہو مری قسمت   مجھ پہ مرشد کا دستِ شفقت ہے

شاہِ عبدالعزیزؒ غوثِ زماں   دلِ محمودؔ کی تو راحت ہے

مجھ کو کافی ہے قیامت میں وسیلہ تیرا

واہ کیا لطف و کرم ہے شہ کھلنا تیرا   رات دن جوش سخاوت پہ ہے دریا تیرا

غیر کے آگے نہ پھیلائیگا وہ ہاتھ کبھی   اے مرے غوثِ زمانہ جو ہے منگتا تیرا

اُس نے دیدارِ محمد کی بہاریں لوٹیں   آگیا جس کو نظر جلوۂ زیبا تیرا

دولتِ معرفتِ حق سے ہوا مالا مال   ہوگیا جو کبھی دل و جان سے شیدا تیرا

اس کی قسمت کی بلندی کو خدا ہی جانے   اے مرے غوث جو ہے چاہنے والا تیرا

کیوں نہ میں تیری محبت کا بھروں دم ہر دم   جب نوازے تجھے خود باری تعالیٰ تیرا

غوث الاعظم جسے اللہ بنائے وہ بنے   یہ لقب وہ ہے کہ جس میں نہیں میرا تیرا

مِل گئی نسبتِ محبوبِ دو عالم جو ہمیں   بخدا مرشدِ کامل ہے یہ صدقہ تیرا

کیوں نہ قدموں میں ترے آنکھیں بچھائیں اپنی   دل میں گھر کر گیا اخلاقِ حمیدہ تیرا

نائبِ شافعِ محشر ہوں میں تیرا خادم   مجھ کو کافی ہے قیامت میں وسیلہ تیرا

تیرے ملنے سے ملے مجھکو رسولِ اکرم
بخدا نعمتِ محمودؔ ہے مِلنا تیرا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

مرے وِردِ زباں ہر گام پہ ہے نام حضرت کا

چمکنا ہو تجھے اے دل تو سن پیغام حضرت کا
خدا تک گر پہونچنا ہے تو دامن تھام حضرت کا

قسم رب کی ہمیشہ رب کی مرضی پر نظر رکھی
پیارا کیوں نہ ہو اللہ کو ہر کام حضرت کا

اندھیری قبر میں واعظ اسی کی روشنی ہوگی
جو کندہ ہے ہمارے لوحِ دل پر نام حضرت کا

مری قیمت کا اندازہ دو عالم کر سکیں گے کیا
زہے قسمت ہوں میں وہ بندہ بے دام حضرت کا

خدا جانے محبت لے چلی ہے کس طرف ہم کو
لئے جاتے ہیں ہم منزل بہ منزل نام حضرت کا

مجدد الف ثانی قطب ربانی کے صدقے میں
ملا دو جامِ دل جس پر لکھا ہے نام حضرت کا

نرالا ہے نرالا ہے انوکھا ہے انوکھا ہے
قسم اللہ کی آغاز اور انجام حضرت کا

یہ میرے مرشد کامل کے عرسِ پاک کا جلسہ
جو سچ پوچھو تو ہے اک جلوہ گاہِ عام حضرت کا

نمودِ سحر ان کا رُخ بہار شب ہے زلف اُن کی
جو آنکھیں ہوں کرو نظارہ صبح و شام حضرت کا

کسی کا عشق میری رہنمائی کرتا جاتا ہے
مرے وردِ زباں ہر گام پر ہے نام حضرت کا

حجاباتِ دو عالم کو اٹھا دیا ہے دم بھر میں
ذرا محمود دیکھو پی کے تم اک جام حضرت کا

پیرِ کامل نے مرے دل کو سنوارا کیسا

ہاتھ مرشد کا مرے ہاتھ میں آیا کیسا
مِل گیا ڈوبنے والے کو سہارا کیسا

عرش والوں کی نگاہوں میں کھُبا جاتا ہے
پیرِ کامل نے مرے دل کو سنورا کیسا

غوثِ کھلنا کی توجہ سے اندھیرے دل میں
نظر آتا ہے اجالا ہی اُجالا کیسا

ڈگمگائے جو مرے پاؤں کسی منزل میں
آکے مرشد نے مجھکو سنبھالا کیسا

کیوں نہ میں تیری مسیحائی کا دم بھرتا رہوں
دل مردہ کو مرے غوث جِلایا کیسا

اک کراچی ہی نہیں برما و بنگال تمام
فیض پاتے ہیں ترا اے شہ کھلنا کیسا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

جو بھی آتا ہے وہ سیراب ہوا جاتا ہے — روز و شب جوشِ سخاوت پہ ہے دریا کیسا
جب لیا نام ترا اے شہ کھلنا ہم نے — عین منجدھار میں ملتا ہے کنارا کیسا
میری دنیا ہی نہیں بن گئی عقبیٰ بھی مری — مجھ سے خادم کو مرے غوث نوازا کیسا
آج تک کوئی بھی مثل اسکے نظر ہی نہ پڑا — کیا بتائیں کہ تھا وہ غوث ہمارا کیسا
دیکھ کر جس کو کھل اٹھتی تھی مرے دل کی کلی — ہائے نظروں سے چھپا وہ رخِ زیبا کیسا
پھول رحمت کے برستے ہیں تری تربت پر — رشکِ فردوس بریں ہے ترا روضا کیسا
اللہ اللہ غلامی نے درِ مرشد کی — میری سوئی ہوئی قسمت کو جگایا کیسا

دیکھ کر لوگ تعجب سے کہا کرتے ہیں
فیض محمود نے بھی غوث سے پایا کیسا

باغِ مجدّدی کی بہارِ حسیں ہیں آپ

ہاں پیر نوجمال نبیؐ بالیقیں ہیں آپ
باغِ مجدّدی کی بہارِ حسیں ہیں آپ
بوالخیر کے چمن کی شگفتہ زمیں ہیں آپ
باغِ مجدّدی کی بہارِ حسیں ہیں آپ

محبوبِ کردگار کی رحمت ہے آپ پر
باغِ مجدّدی کی بہارِ حسیں ہیں آپ
کیوں آپ کو نوازیں نہ صدیقؓ اور عمرؓ
باغِ مجدّدی کی بہارِ حسیں ہیں آپ
اے جلوۂ غنیؓ و علیؓ جانِ نقشبند
باغِ مجدّدی کی بہارِ حسیں ہیں آپ
معمور کیوں نہ حسن سے ہوں قلبِ عاشقاں
باغِ مجدّدی کی بہارِ حسیں ہیں آپ
کہتے ہیں جھوم جھوم کے رندانِ معرفت
باغِ مجدّدی کی بہارِ حسیں ہیں آپ
کیوں باغ باغ ہو نہ مرا عندلیبِ دل
باغِ مجدّدی کی بہارِ حسیں ہیں آپ
نرگس بلائیں لے کے پکار اٹھی مرحبا
باغِ مجدّدی کی بہارِ حسیں ہیں آپ
سوسن بھی عجز و ناز سے آخر یہ بول اٹھی
باغِ مجدّدی کی بہارِ حسیں ہیں آپ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

آئی نسیمِ خلد بھی کہتی ہوئی یہی ،
باغِ مجدّدی کی بہارِ حسیں ہیں آپ
یہ کہہ کے چپکے ہی سے خزاں بھی کھسک گئی
باغِ مجدّدی کی بہارِ حسیں ہیں آپ
دیوانوں کو جو آئی سمجھ وہ بھی بول اُٹھے
باغِ مجدّدی کی بہار حسیں ہیں آپ
کھلنا کی سرزمیں نہ کرے ناز آج کیوں
باغِ مجدّدی کی بہارِ حسیں ہیں آپ
بنگال و برما کیوں نہ فدائی ہوں آپ کے
باغ مجدّدی کی بہار حسیں ہیں آپ
سینے سے کیوں لگائے نہ سرہند کی فضا
باغ مجدّدی کی بہارِ حسیں ہیں آپ
دہلی بھی آج کیوں نہ کرے فخر آپ پر
باغ مجدّدی کی بہار حسیں ہیں آپ
اے نورِ چشم حضرتِ بوالخیر مرحبا
باغِ مجدّدی کی بہارِ حسیں ہیں آپ

کیوں خادموں کے دل کو نہ فرحت ہو آپ سے
باغ مجدّدی کی بہار حسیں ہیں آپ
اے جانشینِ سلسلۂ شاہ نقشبند
باغ مجدّدی کی بہارِ حسیں ہیں آپ
سرسبز کیوں نہ ہو دلِ محمود کی زمیں
باغ مجدّدی کی بہارِ حسیں ہیں آپ

اپنی قسمت ہو جس کو چمکانی

السّلام اے بہارِ ربانی — السّلام اے ضیائے ایمانی
السّلام اے جمالِ رحمانی — السّلام اے کمالِ سبحانی
کھلنوی غوث تیرا کیا کہنا — تیری اک اک ادا ہے لاثانی
محفلِ خیر یہ ہیں آئے وہ — اپنی قسمت ہو جس کو چمکانی
ہم شکستہ دلوں کو غوثِ زماں — ہاں دکھا دے جمالِ نورانی
اپنے مرشد کے پائے اقدس ہیں — مٹکے چمکے یہ بندۂ فانی
جوش پر ہے سخاوتِ معصوم — کس قدر فیض کی ہے ارزانی
دونوں ہاتھوں سے جھولیاں بھر لو — کہاں پاؤ گے یہ فراوانی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

کیوں نہ سمجھوں میں کچھ کو ثریٰ — تو سراپا ہے غوث کا ثانی
نہیں محروم تیرے دشمن بھی — کس نے تیری عطا نہیں جانی
یہیں روشن ہوئے ہیں دل کے چراغ — تیرا دربار ہے وہ نورانی
میں تو منگتا ہوں تیرے ہی در کا — کیا کروں پیش کوئی قربانی

چشمِ محمود کا تری یہ ایاز
منتظر ہے طبیبِ روحانی

خدا کی قسم اے مرے غوثِ کھلنا

تمنا غلاموں کی برلانے والے — کہاں چھپ گئے دل کے چمکانے والے
شریعت طریقت حقیقت کی دولت — ترے در سے پاتے ہیں سب پانے والے
رہے بارشِ نور تربت پہ تیری — غلاموں پہ رحمت کے برسانے والے
ترا فیض جاری رہے گا ابد تک — تو زندہ ہے اے زندگی پانے والے
خدا کی قسم اے مرے غوث کھلنا — تمھیں ہو مرا بخت چمکانے والے
مری آنکھ کے سامنے بھی اب آ جا — مرے دل میں اے جلوہ فرمانے والے
مری منزلوں کو کیا تم نے آساں — فنا و بقا سے گزر جانے والے
کروں کیوں نہ سب کچھ تصدق میں تم پر — مرے دل کی دنیا کو چمکانے والے

شہہ دہلوی کے تصدق ادھر بھی — نگاہِ کرم سب پہ فرمانے والے
محبت تری لے کے پہنچوں خدا تک — محمدؐ کے قدموں میں پہنچا والے
تمنا ترے دید کی غوثِ کھلنا — لئے اپنے دل میں ہیں سب آنے والے

کہاں جائے محمود در سے تمہارے
تمہیں جلوۂ حق ہو دکھلانے والے

مرشدِ ما نہیں تو کچھ بھی نہیں

شہ کھلنا نہیں تو کچھ بھی نہیں — میرے آقا نہیں تو کچھ بھی نہیں
پیرِ کامل کی ہر ادا پہ فدا — دل جو اپنا نہیں تو کچھ بھی نہیں
وہ تصور کہ جس میں آٹھوں پہر — مرشدِ ما نہیں تو کچھ بھی نہیں
مرأتِ دل میں اے حسیں تیرا — روئے زیبا نہیں تو کچھ بھی نہیں
بزمِ انجم بھی کہہ رہی ہے آج — ماہِ کھلنا نہیں تو کچھ بھی نہیں
قدمِ پیر میں جو رہنے کی — گر تمنا نہیں تو کچھ بھی نہیں
اے سخی و غنی ترے در کا — میں جو منگتا نہیں تو کچھ بھی نہیں
درِ دربارِ غوثیت میں بھی — دل جو زندہ نہیں تو کچھ بھی نہیں
زینت و حسنِ بزمِ خسری کا — گر نظارا نہیں تو کچھ بھی نہیں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

گلِ باغِ مجددی تیرا — دل جو شیدا نہیں تو کچھ بھی نہیں
یا عزیز و عزیز کا ہر دم — گر وظیفہ نہیں تو کچھ بھی نہیں
مرتبہ اولیائے حق کا جو — حیف سمجھا نہیں تو کچھ بھی نہیں
وہ خدا و رسول سے بھی گیا — جو کہ اِن کا نہیں تو کچھ بھی نہیں
قدم پیر ہیں جو اے واعظ — متھے چمکا نہیں تو کچھ بھی نہیں
سیدی مرشدی کے گھر در کا — میں جو کتا نہیں تو کچھ بھی نہیں
کہہ رہی ہے بنی سجی محفل — میرا دولہا نہیں تو کچھ بھی نہیں

یوں تو محفل میں ہیں سبھی محمودؔ
غوثِ کھلنا نہیں تو کچھ بھی نہیں

ترے میخانے میں وہ مزا مل گیا

مجھ کو واللہ وہ رہنما مل گیا — منزلِ حق کا جس سے پتہ مل گیا
آپ کے در سے اے حضرت کھلنوی — مجھ کو دربارِ خیر الوریٰ مل گیا
دو جہاں کی حقیقت عیاں ہو گئی — دستِ مرشد سے اک جام کیا مل گیا
اب تو تلچھٹ بھی میں چھوڑنے کا نہیں — تیرے میخانہ میں وہ مزا مل گیا
آیا جس میں جمالِ محمد ﷺ نظر — مجھ کو وہ آئینہ آئینہ مل گیا

میرے مرشد ترے در سے رحمان تک — اللہ اللہ کیا سلسلہ مل گیا
غوثِ کھلنا کی الفت میں رب کی قسم — ایک دل کھو کے کیا جانے کیا مل گیا
تیرے ملنے سے اے پیرِ کامل مجھے — دامنِ مصطفیٰ اور خدا مل گیا
تیرے جلووں میں گم ہو کے یا سیدی — اپنی ہستی کا مجھ کو پتا مل گیا

مجھ کو محمودؔ اب اور کیا چاہیے
جب درِ دولتِ خیریا مل گیا

کس بات کی دربار میں مرشد کے کمی ہے

کیا صورتِ زیبا تری اللہ غنی ہے — سر تا بقدم جلوۂ انوارِ نبی ہے
مرشد کی جو صورت مری آنکھوں میں بسی ہے — مولانا ابوالخیر کی تصویر کھنچی ہے
ہر نزہتِ جنت ترے قدموں میں پڑی ہے — کیا شان تری اے میرے ولیوں کے ولی ہے
سرہند کی دہلی کی مدینے کی تجلی — کھلنا میں ملی ہے مجھے کھلنا میں ملی ہے
یہ اور بھڑک اٹھے مرے مرشدِ کامل — جو آگ محبت کی مرے دل میں لگی ہے
یا سیدی مولائی اِدھر بھی نظرِ لطف — کشتیِ تمنا مری طوفاں میں پڑی ہے
پھیلاؤں میں کیوں ہاتھ کسی غیر کے آگے — کس بات کی دربار میں مرشد کے کمی ہے
واللہ فقیری میں بھی کرتا ہے امیری — دامن میں جو لپٹا ترے قسمت کا دھنی ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

خالی نہ پھرا کوئی بھی دربار سے تیرے کیا فیض تِرا نائب مکّی مدنی ہے

بن جائیگی کل حشر میں پروانہ بخشش جو منقبت غوث زماں دل سے لکھی ہے

واللہ یہی سچ ہے کہ ہر نعمتِ دارین
محمود کو مرشد ہی کے قدموں میں ملی ہے

نگاہ شوق میری آپ ہی کی منتظر ہوگی

چھٹے گی کفر کی بدلی مسرّت کی سحر ہوگی
مری جانب شہہ بوالخیر کی ہر دم نظر ہوگی

سرِ محشر نگاہ مرشدِ کامل جدھر ہوگی
اسی جانب شفیع روز محشر کی نظر ہوگی

یقیناً زندگیِ جاوداں ہاتھ آئے گی اپنے
تصدّق آپ پر جس دم حیات مختصر ہوگی

ہو جس کے ساتھ غوث کھلنوی سا رہبر کامِل
بھلا اس کے لئے بھی کوئی منزل پرخطر ہوگی

جو پہنچے گا غلام غوث کھلنا بزم خیری میں
نگاہ صدرِ محفل دیکھ لینا پھر کدھر ہوگی

جہاں پر جلوہ فرما ہیں ہمارے مرشدِ کامل
یقیناً ہر دُعا اس در پہ اے دِل پُراثر ہوگی

بچائیں گے مجھے ہر فتنۂ محشر سے آپ آکر
نگاہ شوق میری آپ ہی کی منتظر ہوگی

دُعاؤں سے تمھاری حضرت بوالخیر فاروقی
ضرور اک روز حاصِل ہم کو بھی فتح و ظفر ہوگی

خدا جانے دل محمودؔ ایسے میں کہاں ہوگا
نگاہ لطف اُن کی اُس پہ جب بارِ دگر ہوگی

فاعتبروا یا اولی الابصار

فغان دِل

نظروں سے جو اپنی کسی محسن کو گرائیں
حاصل نہیں ہونے کی کبھی ان سے دعائیں

خود اپنی برائی کا نہ احساس ہو جس کو
کیا اپنی بھلائی اسے ہم یاد دِلائیں

کیا جرم نہیں اس کو سمجھتے وہ بداندیش
جو اپنے بزرگوں کی پکڑتے ہیں خطائیں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

زرداروں کی جانب تو ڈھلک جاتی ہے دنیا
سُنتا ہی نہیں کوئی غریبوں کی صدائیں

رکھتے نہ ہوں جو قوت انصاف ذرا بھی
رکھنا نہ کبھی ایسوں سے امید وفائیں

رنگ لائے گا ہر آنسو کا قطرہ سرِ محشر
کہدو ہمیں وہ خون کے آنسو نہ رُلائیں

آہ دِلِ مظلوم سے کانپ اُٹھتے ہیں افلاک
ہم چشموں سے کہہ دو ہمیں اتنا نہ ستائیں

وہ سختیٔ عقبیٰ سے کبھی بچ نہیں سکتے
دنیا میں جو مظلوم پہ کچھ رحم نہ کھائیں

جو دل میں مکیں ہے کہیں ہو جائے نہ برہم
کہہ دو یہ عزیزوں سے مرا دِل نہ دکھائیں

وہ ہم کو بُرا سمجھیں کہ دیں گالیاں پیہم
ہم دیتے ہیں ہردَم انھیں ہر آن دُعائیں

ظالم کو سزا ظلم کا مِل جائے گا اک دن
تم سہتے رہو صبر سے ہر آن جفائیں

دنیا ہے کہ پامال کئے جاتی ہے ہردَم
سرکار سُنیں آپ مرے دِل کی فغائیں

مظلوم اُٹھا نا ہمیں دارِ فنا سے
یارب یہی محمود کی ہیں تجھ سے دُعائیں

نائب خیر البشر ہیں حضرت عبدالعزیز

(بقید قافیہ)

اے قلم لکھ تو ادب سے مدحتِ عبدالعزیز
نائب خیر البشر ہیں حضرتِ عبدالعزیز

پرتوِ اوج و کمالات نبوت بالیقیں
آپ ہیں ہاں آپ ہیں یا حضرت عبدالعزیز

رہبر راہِ حقیقت کیوں نہ ہو رب کی قسم
آپ کی اک اک کرامت حضرت عبدالعزیز

خلد و فردوس بریں سے کم نہیں میرے لئے
روضۂ پر نور تیرا حضرت عبدالعزیز

ہو گیا محبوب و مقبول حبیب کبریا
آپ نے جس کو نوازا حضرت عبدالعزیز

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

ہاتھ پھیلاتا نہیں اہلِ دوَل کے سامنے
آپ کے در کا بھکاری حضرت عبد العزیز

کیوں بھٹک سکتے نہیں راہِ وفا سے ہم کبھی
ہے یہ صدقہ آپ کا یا حضرت عبد العزیز

حاسد و بدکیش و بد باطن کریں گے کیا میرا
جب مرے سر پہ ہے دستِ حضرت عبد العزیز

بن گیا ساحل وہیں اک تھپیڑا موج کا
جب پکارا آپ کو یا حضرت عبد العزیز

بے پناہ و بے نوا و دستگیرِ بے کساں
آستانہ آپ کا یا حضرت عبد العزیز

دولتِ دنیا کو خاطر میں نہیں لاتا کبھی
ہے جو منگتا آپ کا یا حضرت عبد العزیز

گھیر رکھا ہے تلاطم نے سفینے کو مرے
ہے دہائی ہے دہائی حضرت عبد العزیز

جن سے امیّدِ وفا تھی ہو گئے وہ بے وفا
دیجئے مجھ کو سہارا حضرت عبد العزیز

آپ سے الفت کا دعویٰ آپ کے نائب سے بیر
یہ شقاوت دیکھئے یا حضرت عبد العزیز

مجھ غریب ناتواں کا کوئی اب پُرساں نہیں
حالِ دل کس سے کہوں یا حضرت عبد العزیز

سیّدی آقائی مولائی سوائے آپ کے
کون رکھے لاج میری حضرت عبد العزیز

ہے یہی میری دُعا مظلوم اُٹھانا یا خدا
مجھ سے بندے کو بجاہ حضرت عبد العزیز

ظالموں کے ظلم سے گھبرائیں کیوں محمودؔ ہم
پشت باں ہیں جب ہمارے حضرت عبد العزیز

صلّی اللہ علیک یا رسول اللہ
وسلّم علیک یا حبیب اللہ

غوث الاعظم کھلنوی

نائبِ خیر الوریٰ ہیں غوث الاعظم کھلنوی
شرحِ انّ اولیاء ہیں غوث الاعظم کھلنوی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

زندگیٔ جاوداں پاتا ہے جن کا ہر غلام
وہ فنا فی المصطفےٰ ہیں غوث الاعظم کھلنوی

ان کے جلوؤں میں خدا جانے نظر آتا ہے کون
کس حسیں کا آئینہ ہیں غوث الاعظم کھلنوی

شرح واللیل اذا یغشیٰ الخفیں سمجھوں نہ کیوں
نکہت زلفِ دوتا ہیں غوث الاعظم کھلنوی

آج ظاہر ہو رہا ہے رنگِ محفل سے یہی
گویا خود جلوہ نما ہیں غوث اعظم کھلنوی

اللہ اللہ تیرے روضے کی بہاریں کس قدر
دلربا و خوشنما ہیں غوث الاعظم کھلنوی

بے نواؤں کی نوا بے آسروں کا آسرا
نامرادوں کی دعا ہیں غوث الاعظم کھلنوی

پرتوِ حسن و کمالات نبی و مرسلین
شک نہیں اس میں ذرا! ہیں غوث الاعظم کھلنوی

حضرت محبوب سبحانی سے جاکر پوچھئے
کیا نہیں ہیں اور کیا ہیں غوث الاعظم کھلنوی

کیوں نہ پھر محمود کی نظریں کریں ہر دم طواف
کعبۂ دل کی ضیاء ہیں غوث الاعظم کھلنوی

سلام

بدرگاہِ غوث الانام حضرت مولیٰنا شاہ ابوالخیر صاحب فاروقی مجددی نقشبندی قدس سرہ العزیز

السّلام اے رونقِ دل حسن ایماں السّلام
السّلام اے حضرتِ بوالخیر ذیشاں السّلام
السّلام اے پرتوِ حسن و کمالاتِ رسل
السلام اے عارفِ اسرارِ قراں السّلام

یادگارِ حضرتِ فاروقِ اعظم مرحبا
جانشینِ حضرتِ صدّیق و سلماںؓ السّلام
اے گلِ باغ مجدّد اے بہارِ نقشبند
اے سکون و راحتِ قلبِ پریشاں السلام

اے سراجِ محفلِ شاہِ عُمر عالی گہر
کیوں نہ چمکے نور سے تیرے گلستاں السّلام

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

اے گلِ گلزارِ حیدرؓ نائبِ خیر البشر
السلام اے شمعِ بزمِ اہلِ عرفاں السّلام

فرحتِ حضرت بلالؓ و زید و سالمؓ مرحبا
مرحبا صد مرحبا اے پیرِ پیراں السّلام

اے متاعِ دین و ایماں اے بہارِ جاوداں
اے محیِّ قلب و جاں اے غوثِ دوراں السلام

آپ کے در کا سگِ کمتر ہے یہ محمود بھی
اس پہ بھی نظرِ کرم، قیوّمِ دوراں السّلام

مناجات

اے خدا میرے رحیم و کریم — ہر طرف ہے تیرا ہی لطفِ عظیم
پوری یارب ہو یہ بھی اک حسرت — ہو دمِ نزع پیر کی صورت
چھُٹے یارب نہ پیر کا دامن — حشر میں بھی رہے یہ سایہ فگن
میرے مرشد کے فیض و برکت سے — سارے عالم کے ذرّے چمکا دے
پیر کا میرے پیر زادوں کا — مرتبہ دو جہاں میں اور بڑھا
کبھی کم ہو نہ پیر کی الفت — یا خدا اس میں اور دے برکت

ان کے دامن سے ہیں جو وابستہ — دین و دنیا میں تو انھیں چمکا دے
جاؤں خالی نہ آ کے اس در سے — دامنِ دل کو فیض سے بھر دے
میرے ماں باپ اور گھر بھر کی — تیری رحمت پہ ہے نظر سب کی
لاج رکھ لے گناہ گاروں کی — مغفرت کر دے شرم ساروں کی

یا الٰہی ہے بس یہی مقصود
تجھ سے غافل نہ ہو کبھی محمود

خدا کے سارے جلوے مرشدِ کامل میں ہوتے ہیں

نہ اس منزل میں ہوتے ہیں نہ اس منزل میں ہوتے ہیں
تمھارے دیکھنے والے تمھارے دل میں ہوتے ہیں

وہ چھپ کر لاکھ پردوں میں بھی میرے دامن میں ہوتے ہیں
میں ان کو دیکھتا رہتا ہوں وہ محمل میں ہوتے ہیں

محبت ہو تو ایسی ہو محبت اس کو کہتے ہیں!
میں ان کے دل میں ہوتا ہوں وہ میرے دل میں ہوتے ہیں

نظارے لامکاں کے میں اسی ہستی میں کرتا ہوں
خدا کے سارے جلوے مرشدِ کامل میں ہوتے ہیں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

کنارِ عشق کی موجیں نہ و بالا ہیں کچھ ایسی
ابھرتے ہیں یہیں دل غرق اسی ساحل میں ہوتے ہیں

ہیں ان کے دل کا آئینہ وہ میرے دل کا آئینہ
میں جس منزل میں ہوتا ہوں وہ اس منزل میں ہوتے ہیں

اسی میں ہم ابھرتے ہیں اسی میں ڈوب جاتے ہیں
حقیقت کے وہ مد و جزر آب و گل میں ہوتے ہیں

کہیں وہ دل کی دھڑکن ہیں کہیں آنسو کے قطرے ہیں
کہیں قاتل میں ہوتے ہیں کہیں بسمل میں ہوتے ہیں

اِدھر ہیں عشق کی موجیں اُدھر ہیں حسن کی موجیں
ہم اس ساحل میں ہوتے ہیں وہ اُس ساحل میں ہوتے ہیں

خبر اسکی نہیں ہوتی زمین و آسماں کو بھی !
کہاں ہوتے ہیں ہم جب آپ کی محفل میں ہوتے ہیں

جھکی جاتی ہیں کیوں نظریں ذرا دیکھو تو اے محمود
نگاہیں خود بتا دیتی ہیں وہ جس دل میں ہوتے ہیں

بہاریں یہاں پر ہیں باغِ جناں کی

بہاریں یہاں پر ہیں باغ جناں کی
سجی خوب محفل ہے غوثِ[۱] زماں کی

محمد کی نسبت نے وہ شرف بخشا
خدا تک رسائی ہے غوثِ زماں کی

مرے پیر و مُرشد کی صورت تو دیکھو
یہ صورت سراپا ہے غوثِ زماں کی

چمکتے ہیں شمس و قمر آسماں پر
کہ تنویر پھیلی ہے غوثِ زماں کی

غمِ دو جہاں سے وہ آزاد ہوگا
کہ جس دل کو الفت ہے غوثِ زماں کی

ہمیں روزِ محشر کا خوف و خطر کیا
شفاعت وہاں ہوگی غوثِ زماں کی

دُعا ہے کہ مُرشد کے صدقے میں یا رب
مرے دِل میں زینت ہو غوثِ زماں کی

۱ یعنی حضرت شاہ ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

تصدق سے مرشد کے سب خادموں پر
بڑی ہیں عنایات غوثِ زماں کی

جنابِ مجدّد کے لختِ جگر ہیں
بڑی شان عالی ہے غوثِ زماں کی

اندھیری لحد کا مجھے کچھ نہیں غم
وہاں روشنی ہوگی غوثِ زماں کی

برستی ہے رحمت خدا کی یہاں پر
یہ محمود محفل ہے غوثِ زماں کی

قبلۂ حاجاتِ ما یا سیّدی یا مرشدی

مرحبا صد مرحبا یا سیدی یا مرشدی
دل کو ذاکر کرو یا سیّدی یا مرشدی

ہے سراپا آپ کا یا سیدی یا مرشدی
مرأتِ حُسنِ خدا یا سیّدی یا مرشدی

قبلۂ حاجاتِ ما یا سیدی یا مرشدی
منبعِ جود و سخا یا سیّدی یا مرشدی

اس طرف بھی اک نگاہ لطف ہو جائے ذرا
چشمۂ فیض و عطا یا سیّدی یا مُرشدی

صدقۂ بوالخیر بٹتا ہے ترے دربار میں
ہم کو بھی ہو کچھ عطا یا سیدی یا مُرشدی

بھر دے بھر دے جھولیاں اے نائبِ سلطانِ دیں
ہیں کھڑے در پر گدا یا سیدی یا مرشدی

قاسمِ رُشد و ہدایت ہر نظر ہے آپ کی
یا سراج الاولیا یا سیدی یا مرشدی

جو حجاباتِ تجلّی ہیں ازل سے ہے نہاں
ہاں وہ ہی جلوہ دکھا یا سیدی یا مرشدی

الفِ ثانی کے چمن کا وہ گُلِ خوبی ہے تو
تجھ سے مہکی ہر فضا یا سیدی یا مرشدی

جانِ جاں جانانِ جاں روحِ روانِ عاشقاں
جلوہ جلوہ آپ کا یا سیدی یاشدی

آفتابِ حشر سے جب اک قیامت ہو بپا
سر پہ سایا ہو ترا یا سیّدی یا مُرشدی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

ناتوانوں کی توانائی تمہارے دم سے ہے
دستگیرِ بے نوا یا سیّدی یا مرشدی

آپ کے در سے کبھی خالی نہیں کوئی پھرا
جس نے جو مانگا ملا یا سیّدی یا مرشدی

مغرب و مشرق تمہارے فیض سے معمور ہیں
پیرِ پیراں پیرِ ما یا سیّدی یا مرشدی

عشق کی منزل کا ہر ذرّہ منوّر ہو گیا
حُسن کیا چمکا ترا یا سیّدی یا مرشدی

صورت و سیرت تری صَلِّ علیٰ صَلِّ علیٰ
ہے جمالِ مصطفیٰ یا سیّدی یا مرشدی

کیوں نہ اک عالم ہو پروانہ جمالِ پاک کا
شمعِ بزمِ اصفیا یا سیّدی یا مرشدی

رونقِ بزمِ تصوّر ہے قسم اللہ کی
مصحفِ رُخ آپ کا یا سیّدی یا مُرشدی

آپ کے در کی ایازی نعمتِ محمود ہے
یا عزیزالاولیا یا سیّدی یا مرشدی

میں اپنے پیرِ لاثانی کے صدقے

میں اپنے پیرِ لاثانی کے صدقے ضیائے شمعِ ربّانی کے صدقے
غلاموں کو جو بخشے بادشاہی میں اس دربارِ سلطانی کے صدقے
جو آنکھیں مصحفِ رخ پر تصدّق تو دل تفسیرِ قرآنی کے صدقے
دکھائی معرفت کی راہ جس نے میں ایسے پیرِ لاثانی کے صدقے
ہو دنیا شیفتہ حُسنِ بتاں پر میں اس ہستیِ نورانی کے صدقے
ہماری زندگی کا لمحہ لمحہ ترے انوارِ لافانی کے صدقے
غلامِ غوث و قطب کُھلنوی ہوں میں اپنے بختِ نورانی کے صدقے
حیاتِ نو عطا کی جس نے دل کو میں ایسے فیضِ روحانی کے صدقے
جنابِ شاہ عبداللہ ابوالخیر محیّ الدّین یزدانی کے صدقے
دیا درسِ بقا ہو کر فنا خود ترے ایثار و قربانی کے صدقے
ہے روشن جس سے میرے دل کی دنیا میں ایسے نورِ ایمانی کے صدقے
مجدّدِ الفِ ثانی شیخ احمد امامِ پاک ربّانی کے صدقے

مری دُنیا مری عقبیٰ اے محمود
ہے سب کچھ پیرِ حقّانی کے صدقے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

ہے یہی بس التجا یا غوث الاعظم کھلنوی

نائب نورِ مجسم شاہِ اکرم دہلوی
جلوۂ فاروقِ اعظم غوث الاعظم دہلوی

میری جانب بھی نگاہ لطف اب فرمائیے
نورِ چشم الفِ ثانی غوث الاعظم دہلوی

دم نکل جائے نہ نکلے دل سے اُلفت آپ کی
ہے یہی بس التجا یا غوث الاعظم کھلنوی

دیدۂ دل کھول کر اہلِ بصیرت دیکھ لیں
بزم میں جلوہ نما ہیں غوث الاعظم دہلوی

آپ کے لطفِ کرم سے مردہ دل زندہ ہوئے
آپ ہیں روحِ رواں یا غوث الاعظم کھلنوی

زندگی جاوداں صدقہ ہے اس دربار کا
کیوں نہ ہم مٹ جائیں تم پر غوث الاعظم کھلنوی

آپ ہی کے فیض سے روشن ہوئے قلب و جگر
یا عزیز الاولیا یا غوث الاعظم کھلنوی

دیکھ کر ہو جائیں خوش جس کو رسولِ محترم
وہ عطا کر دو ہمیں یا غوث الاعظم کھلنوی

شمعِ بزمِ اولیا محبوب محبوبِ خدا
نائب خیر الوریٰ اے غوث الاعظم کھلنوی

کیجئے اولادِ محبوب خدا پر بھی کرم!
اس کو بھی کچھ بخش دیجئے غوث الاعظم کھلنوی

اُن سے ملنا ہو جسے وہ انکے قدموں پر جھکے
انکے ملنے سے ملیں گے غوث الاعظم دہلوی

روشنیِ مرشد کامل ہیں اے محمود دیکھ
بن کے نورِ حق عیاں ہیں غوث الاعظم دہلوی

فیضِ مُرشد

گلِ گلزارِ مجدد میں بہار آئی ہے — جس طرف دیکھو نرالی چمن آرائی ہے
شمع نے بزم میں یہ کس کی ضیا پائی ہے — نورِ وحدت کی جو ہر سمت گھٹا چھائی ہے

سندر سندر پی کے دوارے
جھوٹت ہیں کیسے نوری پھوارے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

شاہ ابوالخیر کا صدقہ ہمیں کچھ مل جائے لے کے امید بڑی آپ کے در پر آئے
تیرے ہوتے یہ کہاں دامن دل پھیلائے تیرے ہی ہاتھوں سے یہ بادۂ الفت پائے

لاج رکھو موری مرشد پیارے

تم ہی اندھیرے دل کے اُجالے

سخت طوفان و بلا میں ہے سفینہ میرا بخدا چاہئے اب مجھ کو سہارا تیرا
تیرا ہر وقت ہے خشکی و تری میں پھیرا تیرے ہوتے یہ حوادث نے مجھے کیوں گھیرا

مرشد پیارے کھیون ہارے

نیا لگا دو موری کنارے

نسبتِ حضرت صدیق رضؓ و بیمبر ہو تم بزم عرفان کی اک شمع منوّر ہو تم
باغ و لبستانِ مجدّد کے گلِ تر ہو تم دونوں عالم کے مرے ہادی و رہبر ہو تم

آن پڑا ہیں تمرے دوارے

لاج رکھو موری مرشد پیارے

تیرے قدموں کا یہ صدقہ ہے مرے غوث زماں مل گئی مجھ کو جو کونین کے فتنوں سے اماں
مرشدی سیدی مولائی میں اب جاؤں کہاں آپ ہیں نائبِ محبوب خدائے دو جہاں

مرشدِ پیارے حق کے دُلارے

چھوڑی ہے نیا تمرے سہارے

زندگی مل گئی اِس دل کو تمہارے در سے ہو گیا گھر مرا معمور تمہارے گھر سے
رات دن جب کرم خاص کا بادل برسے ساری آفات ٹلے کیوں نہ ہمارے سر سے

تمرے کرم کے واری ہیں پیارے

جاری ہیں ہر دم فیض کے دھارے

بخدا سچ ہے یہی اس میں نہیں کچھ بھی کلام ! تو نے ہی ہم کو سنایا ہے نبیؐ کا پیغام
تیرے ہی جلووں سے قائم ہے ضیائے اسلام تیرا صدقہ ہے جو دل لیتا ہے اللہ کا نام

تم ہو ہمارے ہم ہیں تو ہارے

چمکے نہ کا ہے بھاگ ہمارے

تجھ کو اے مرشد کامل وہ ملا اونچا مقام کہ فرشتے بھی بحسرت تجھے تکتے ہیں مدام
راج رچتے ہیں زمانے میں ترے ادنیٰ غلام جھولیاں بھرتے ہیں آ آ کے ہر اک خاص و عام

ہم بھی ہیں تمرے پریت کے مارے

آن پڑے ہیں تورے دوارے

جب مصیبت میں کہیں ہم نے لیا تیرا نام وہیں اللہ کی رحمت نے سنوارے ہر کام
تو خدا کا ہے خدائی کا ترے ہاتھ نظام روشنی کچھ بھی نہیں تیری کہاں ماہِ تمام

تم ہو نبیؐ کے راج دلارے

تم پہ نچھاور چاند ستارے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

سر میں سودا ہو ترا دل میں ہو نقشہ تیرا　　چمکے آنکھوں میں مرے حسنِ سراپا تیرا

قبر میں ساتھ رہے میرے وسیلہ تیرا　　حشر کے روز مرے سر پہ ہو جھنڈا تیرا

جیوں مردوں میں تمرے سہارے

مرشد پیارے مرشد پیارے

یہ بھی ہو جائے مرے دل کی تمنا پوری　　ہو دمِ نزع مرے سامنے شکلِ نوری

ذرہ ذرہ مری تربت کا ہو شمعِ طوری　　قبر میں بھی نہ ہو محمود سے کوئی دوری

منتی کرت ہوں توسے پیارے

لاج شرم سب ہاتھ توہارے

حضرت کھلنوی السلام السلام

شمعِ بزمِ نبی السلام السلام　　اے خدا کے ولی السلام السلام

رحمتِ ایزدی السلام السلام　　اے بہارِ دلی السلام السلام

سیّدی مرشدی السلام السلام

حضرتِ کھلنوی السلام السلام

آپ کے در سے لے حضرت کھلنوی　　میری دنیا بنی میری عقبیٰ بنی

ہر غلام آپ کا کیوں نہ ہو جنتی　　آپ نے دِل کو بخشی عجب زندگی

سیّدی مرشدی السلام السلام

حضرتِ کھلنوی السلام السلام

نورِ چشمِ شہِ دہلوی مرحبا　　اے بہارِ گلستانِ خیر الوریٰ

تو نے ہی دل کا پورا کیا مدعا　　سامنے حق کے ہم کو کھڑا کر دیا

سیّدی مرشدی السلام السلام

حضرتِ کھلنوی السلام السلام

جان نثارِ نبی عاشقِ یارِ غار　　نورِ حق تیرے جلووں سے ہے آشکار

ہر توجہ پہ میری مرا دل نثار　　منبعِ فیض ہے اب بھی تیرا مزار

سیّدی مرشدی السلام السلام

حضرتِ کھلنوی السلام السلام

نائبِ مصطفےٰ جانشینِ رسول　　اے ریاضِ مجدد کے سرسبز پھول

خادمِ خاص ہیں کیجئے مجھ کو شمول　　میری نذرِ عقیدت کو کر دیجئے قبول

سیّدی مرشدی السلام السلام

حضرتِ کھلنوی السلام السلام

رونقِ محفلِ خواجۂ نقشبند　　نورِ لختِ دلِ خواجۂ نقشبند

رہبرِ منزلِ خواجۂ نقشبند　　میں بھی ہوں سائلِ خواجۂ نقشبند

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

سیّدی مرشدی السّلام السّلام
حضرتِ کھلنوی السّلام السّلام

خانقاہِ عزیزی یہ وَ خیریہ   کیوں نہ محمود کے دل کی ہو یہ ضیا
ہے یہاں جلوہ فرما وہ غوث الوریٰ   جس پہ اللہ کی رحمتیں ہیں صدا

سیّدی مرشدی السّلام السّلام
حضرت کھلنوی السّلام السّلام

اے میرے آفتاب ولایت سلام علیک

مقبول بارگاہِ رسالت سلام علیک   اے پرتوِ کمالِ نبوت سلام علیک
مصباحِ دین و شمعِ ہدایت سلام علیک   اے آشنائے منزلِ الفت سلام علیک

کیجئے قبول نذرِ عقیدت سلام علیک
اے میرے آفتاب ولایت سلام علیک

اے نونہالِ گلشنِ صدیق باصفا   اے مظہرِ جلالتِ فاروقؓ باخدا
اے جاں فدائے حضرتِ عثمانِ ذی حیا   اے نوبہار و نکہتِ گلزارِ مرتضیٰؓ

کیجئے قبول نذرِ عقیدت سلام علیک
اے میرے آفتابِ ولایت سلام علیک

مستانہ وار کہتی نسیمِ سحر چلی   اے غوث و قطب و مرآتِ شانِ محمدیؐ
تیرے ہی فیض سے ہے شگفتہ کلی کلی   تیرے ہی دم سے زندگیٔ جاوداں ملی

اے میرے آفتاب ولایت سلام علیک
کیجئے قبول نذرِ عقیدت سلام علیک

اے جاں نثارِ حضرتِ محبوبِ ذوالجلال   اے رازدارِ سینۂ سلمان خوش خصال
پیرانِ پیر و قطبِ زماں صاحبِ کمال   عبدالعزیز شاہ مرے پیرِ بے مثال

کیجئے قبول نذرِ عقیدت سلام علیک
اے میرے آفتابِ ولایت سلام علیک

اے دستگیر و مرشدِ ما میرِ کارواں   اے جاں نثار و عاشقِ سلطانِ مرسلاں
اے نزہت و بہارِ گلستانِ عارفاں   ہے منبعِ فیوض و عطا تیرا آستاں

کیجئے قبول نذرِ عقیدت سلام علیک
اے میرے آفتاب ولایت سلام علیک

اے نورِ چشمِ حضرت بوالخیر دہلوی   اے جانِ نقشبند و جمالِ مجدّدی
دیکھا نہ ہم نے کوئی تری شان کا ولی   چھوٹی نہ تجھ سے پیرویِ مصطفیٰ کبھی

اے میرے آفتابِ ولایت سلام علیک
کیجئے قبول نذرِ عقیدت سلام علیک

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

اے غوثِ کھلنوی تری رفعت کے ہیں نثار — اے غوثِ کھلنوی تری عظمت کے ہیں نثار

اے غوثِ کھلنوی تری شوکت کے ہیں نثار — اے غوثِ کھلنوی تری شفقت کے ہیں نثار

اے میرے آفتابِ ولایت سلام علیک

کیجئے قبول نذرِ عقیدت سلام علیک

محمود آپ اور ایاز ہم ہیں آپ کے — پایا نہ کیا حضور کے در سے غلام نے

اللہ بھی رسولِ خدا بھی ہمیں ملے — اب اس سے بڑھ کے کیا ہمیں اے غوث چاہئے

اے میرے آفتابِ ولایت سلام علیک

کیجئے قبول نذرِ عقیدت سلام علیک

السّلام اے قطبِ عالم غوثِ دوراں السّلام

السّلام اے جلوۂ محبوبِ رحماں السّلام

السّلام اے غوثِ کھلنا قطبِ دوراں السّلام

رازدارِ سینۂ صدیقِ اکبرؓ مرحبا

السّلام اے مہبطِ انوارِ عرفاں السّلام

مظہرِ ذات وصفات چار یارانِ نبیؐ !!

السّلام اے واقفِ اسرارِ قرآں السّلام

محرمِ آئینِ الفت ہے تری ہستی پاک

السّلام اے عاشقِ وشیدائے سلماںؓ السّلام

واقفِ سرِّ خفی اور واقفِ سرِّ جلی

السّلام اے بلبلِ گلزارِ عرفاں السّلام

پرتوِ حسن وکمالاتِ نبوّت مرحبا

السّلام اے نائبِ شاہِ رسولاں السّلام

تیرے ہی در سے ملی ہم کو طریقِ بندگی

السّلام اے مرشدِ ما پیرِ پیراں السّلام

حضرت خواجہ بہاؤالدین کے چشم وچراغ

السّلام اے دل کے دل اے روحِ ایماں السّلام

تو نے ہی باغِ مجدّد کی دکھائی ہے پھبن

السّلام اے نزہتِ دل مونسِ جاں السّلام

آپ ہی کا فیض پاتے ہیں شہ کھلنا سے ہم

السّلام اے محیِ دین بوالخیرِ ذیشاں السّلام

تیرا در میرے لئے خلدِ بریں سے کم نہیں

السّلام اے راحتِ قلبِ پریشاں السّلام

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

چاندنی تیری کہاں پھیلی نہیں غوثِ زماں
السّلام اے رونقِ دیں ماہ تاباں السّلام

دستگیر بیکساں اے حضرت عبد العزیز
السّلام اے جاں کی جاں اے دل کے ارماں السّلام

سینۂ عشاق کو چمکا گئی تیری نظر
السّلام اے نورِ دل اے حسنِ ایماں السّلام

لیجئے ہاں لیجئے محمود عاجز کا سلام!
السّلام اے قطبِ عالم غوثِ دوراں السّلام

اُٹھے آستانے سے پھر ابرِ رحمت

غلاموں کی قسمت کو چمکانے والے
مرادیں فقیروں کی بر لانے والے

تجھے دیکھ کر غوثِ کھلنا کو دیکھا (ق)
یہی عرض کرتے ہیں سب آنے والے

خدا تجھ کو رکھے سلامت اے معصوم
غلاموں کو قدموں میں بلوانے والے

میرے پیر اور پیرزادوں سے یارب
جو جلتے ہیں جل جائیں جل جانے والے

خدا تجھ کو رکھے اے دربارِ مرشد
غریبوں فقیروں کو ٹھہرانے والے

اُٹھے آستانے سے پھر ابرِ رحمت
پھر ہم سب پہ برساوے برسانے والے

بڑھیں اور تیرے مدارج اے معصوم
میرے غوث کا فیض پھیلانے والے

ضرور آئیں گے کام محشر میں حضرت
نہ گھبرا نہ گھبرا اے گھبرانے والے

قیامت میں بھی اپنے دامن میں رکھنا
ہمیں اپنے قدموں میں اپنانے والے

ایاز آپ کا کیوں نہ ہوجائے محمود
مدینے کی گلیوں میں پہنچانے والے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

منقبت حضرت مولانا شاہ ابو الخیر صاحب فاروقی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

محیٔ دین و ملت حضرت ابو الخیر فاروقیؒ
امامِ اہلِ سنّت حضرت ابو الخیر فاروقیؒ

بہارِ گلشنِ وحدت ضیاءِ محفلِ کثرت
ہیں خوشبوئے رسالت حضرت بوالخیر فاروقی

سراجِ معرفت مہرِ حقیقت ماحیِ بدعت
ہیں خورشیدِ ولایت حضرت بوالخیر فاروقیؒ

برا ہوں یا بھلا جیسا بھی ہوں ہیں آپ ہی کا ہوں
اِدھر بھی چشمِ رحمت حضرت بوالخیر فاروقیؒ

تمہارے روئے روشن کی زیارت بھی قسم رب کی
عبادت ہے عبادت حضرت بوالخیر فاروقیؒ

جہاں دیکھا جدھر دیکھا جہاں پہنچا وہیں پایا
تمہارا فیض و برکت حضرت بوالخیر فاروقیؒ

جنابِ حضرتِ خواجہ بہاؤ الدین کا صدقہ
عطا ہو کچھ بہ شفقتِ حضرت بوالخیر فاروقیؒ

محبت ہی تمہاری رہبرِ راہِ حقیقت ہے
کریں ہم کیوں نہ الفت حضرت بوالخیر فاروقیؒ

بڑے کام آئے گی ہاں آپ ہی کی کل قیامت میں
عقیدت اور محبت حضرت بوالخیر فاروقیؒ

میسّر مجھ کو ہو جائے رسول اللہ کا دیدار
جو فرمائیں عنایت حضرت بوالخیر فاروقیؒ

بجاہِ مرشدِ کامل عطا محمود کو بھی ہو
دو عالم کی سعادت حضرت بوالخیر فاروقیؒ

کاملِ ہوئی ولایت کھُلنا سلام علیک

اے زائرین کعبہ و طیبہ سلام علیک — اے نورِ چشم حضرت کھلنا سلام علیک
عبد اللہ رحیم شاہ مبارک ہو آپ کو — روضے کی جالیوں کا نظارہ سلام علیک
مبرور حج نصیب کیا حق نے آپ کو — کاملِ ہوئی ولایتِ کھلنا سلام علیک
واللہ یہ حضور مبارک کا فیض ہے — بوالخیر کا ہے آپ پہ سایہ سلام علیک
اے شمع نقشبند و عزیزی مجدّدی — روشن ہے تجھ سے محفلِ کھلنا سلام علیک
اے جانشینِ قطبِ زماں غوثِ کھلنوی — کیجئے عطا مدینہ کا تحفہ سلام علیک

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

مجھکو بھی ہو نصیب زیارت رسُول کی — کرتا ہوں پیش میں یہ تمنا سلام علیک
لپٹے ہو ملتزم سے کبھی جالیوں سے تم — حجاج و زائرینِ مدینہ سلام علیک
فردوس کی بہاریں بھی کہتی ہیں جھوم کر — اے زائرینِ گنبدِ خضرا سلام علیک
اے شہ رفیع آپ کیا لطف غوث سے — دیکھ آئے آپ جا کے مدینہ سلام علیک
لائے ہو اپنی جھولیوں میں بھر کے نعمتیں — ہے کیا کرم خدا و نبی کا سلام علیک

ہے آرزو قبول ہو محمود کا سلام
حج کی خوشی میں کرنے وہ آیا سلام علیک

ترانۂ[1] مدرسہ خیریہ عزیزیہ

نیّرِ رحمتِ خدا مدرسۂ عزیزیہ — پرتوِ حُسن مصطفٰے مدرسۂ عزیزیہ
شوکتِ نقشبندیہ مدرسۂ عزیزیہ — ظلِّ جمالِ خیریہ مدرسۂ عزیزیہ
خیر کی دولتوں سے پُر بحرِ عزیز کا یہ دُر — منبعِ فیضِ اولیاء مدرسۂ عزیزیہ
دین کی روشنی یہاں علم و عمل کا گلستاں — طالبِ حق کا رہنما مدرسۂ عزیزیہ
ہو یہ مبارک عبدالرب[2] تحفہ ہمارے غوث کا — مدرسۂ عزیزیہ مدرسۂ عزیزیہ
رنگِ مجدّدی یہاں فیضِ مجدّدی یہاں — شمعِ علوم مصطفٰے مدرسۂ عزیزیہ

۱ یہ ترانہ خانقاہ شریف کے مدرسۂ عزیزیہ خیریہ کے لئے پیرزادہ حضرت مولانا محمد معصوم مدظلہ العالی کی زیر فرمائش ارتقام کیا گیا۔

۲ یہ مصنف موصوف [illegible] ناظم اعلیٰ ہیں

سچ تو یہ ہے علوم کی اس میں نہیں کوئی کمی — طالب علم کی لقا مدرسۂ عزیزیہ
مولوی عبدالرب کو سب روح رواں کہیں کیوں — زندگی ان سے پا گیا مدرسۂ عزیزیہ
درس فنا بقا یہاں ملتا ہے ہم کو بیگماں — مرأت قلب کی جِلا مدرسۂ عزیزیہ
معصوم کی نگاہ کا پرتو جو اس پہ پڑ گیا — خورشیدِ دو جہاں ہوا مدرسۂ عزیزیہ
عبدالرحیم شاہ کی آنکھوں کا نور کیوں نہ ہو — مدرسۂ عزیزیہ مدرسۂ عزیزیہ
دِل سے مرے قریب ہے دِل سے مرے عزیز ہے — خانقہ عزیزیہ مدرسۂ عزیزیہ

محمود ہے یہی دُعا مرشدِ پاک کے طفیل
اوج پہ یہ رہے سدا مدرسۂ عزیزیہ

قطعہ

دوسروں کی برائی پہ تو آتا ہے نظر
اپنے عیبوں پہ بھی اے غافل کبھی غور کر
آہ خود غرضی کو بھولا ہے بس دل سے لے
کیا سمجھ انسان نے دل کی نہیں سمجھی جب

قطعہ

الحفیظ دین و دنیا کا کچھ نہیں غم
جو اللہ والوں کی خدمت میں ہیں خم
فنا ہو کے پاتے ہیں لطف بقا وہ
جو مرتے ہیں تم پر مرے غوث الاعظم

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

گر عقیدت نہیں تو کچھ بھی نہیں

عشق حضرت نہیں تو کچھ بھی نہیں   ایسی دولت نہیں تو کچھ بھی نہیں
اللہ اللہ کرے ہزار کوئی۔   اہلِ سنت نہیں تو کچھ بھی نہیں
جس کے دل میں رسول اکرم کی   گر محبت نہیں تو کچھ بھی نہیں
مرا روزہ نماز و حج و زکوٰۃ   ان کی رحمت نہیں تو کچھ بھی نہیں
کعبۂ دل کے گوشہ گوشہ میں   ان کی طلعت نہیں تو کچھ بھی نہیں
وہ تصور کہ جس میں پیش نظر   روئے حضرت نہیں تو کچھ بھی نہیں
جو مدینے میں مجھ کو پہنچا دے   ایسی قسمت نہیں تو کچھ بھی نہیں
زہد و تقویٰ تو ہے بڑی نعمت   انکی شفقت نہیں تو کچھ بھی نہیں
مجھ سے عاصی کی کل قیامت میں   گر شفاعت نہیں تو کچھ بھی نہیں
جن کی الفت ہی اصلِ ایماں ہے   ان سے الفت نہیں تو کچھ بھی نہیں
تیرے حسن ملیح کے پیارے   دل میں لذت نہیں تو کچھ بھی نہیں
جن کی قسمت میں اللہ والوں کی   ہائے خدمت نہیں تو کچھ بھی نہیں

اپنے مرشد سے جس کو اپنے محمودؔ
گر عقیدت نہیں تو کچھ بھی نہیں

هُوَ الْعَزِیْز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

مختصر حالاتِ غوث کھلنوی رحمۃ اللہ علیہ

قطب فلک ارشاد غوث الاقطاب والاوتاد۔ واقف اسرار جلی و خفی پیر پیران محبوب رحمان۔ سیدنا مرشدنا، الحاج مولانا عبد العزیز کھلنوی قدس سرہٗ العزیز کے مختصر حالات بطور تبرک و حصول شرف سعادت ہدیہ ناظرین و معتقدین و مریدین کئے جاتے ہیں اور آپ کے مفصل اور مکمل حالات آپکی سوانح حیات میں جو زیر ترتیب ہیں۔ پیش کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ،

ولادت باسعادت

آپ کی ولادت باسعادت آپ کے وطن مالوف چاپڑا ۱۲۸۲ھ بنگلہ میں ہوئی جو مشرقی پاکستان ضلع کھلنا محکمہ سات کھیرا تھانہ آشا شونی کے ماتحت ایک ہزار گھروں کی آبادی پر مشتمل ایک بستی ہے۔ آپ کے آبا و اجداد یہیں کے قدیم باشندے تھے اور شرفا و رؤسائے قوم ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

درجہ صلاح دین۔ زہد و تقویٰ سے مزین و مرصّع تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ (رحمۃ اللہ علیہا) بھی انتہائی درجہ شب بیدار عابدہ وزاہدہ تھیں اور تقویٰ و ورع میں یگانۂ روزگار تھیں۔ حضرت اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے جب سے ہوش سنبھالا۔ اماں جان کی نماز پنجگانہ تو کیا تہجد و اشراق و چاشت کی نماز بھی کبھی قضا ہوتے ہوئے نہیں دیکھا نیز اکثر فخریہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ مجھے جو کچھ ملا ہے وہ میری ماں کی دعاؤں کی برکتوں سے ملا ہے۔ آپکی والدہ ماجدہ (رحمہا اللہ علیہا) کا مزار مبارک خانقاہ شریف ہی میں ہے۔ جس سے ہر وقت فیض و برکت کے دریا امنڈ رہے ہیں۔

تعلیم و تربیت

ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے وطن مالوف ہی کے اطراف و جوانب مثلاً درگاہ پور، شہداد پور وغیرہ میں حاصل فرمائی۔ بعدہٗ تحصیل علوم دین کے لئے ضلع مرشد آباد کے مشہور و معروف قصبہ سالار کے مدرسے میں تشریف لے گئے۔ اس زمانے میں علوم و فنون کا گہوارہ تھا۔ ایک عرصۂ دراز تک وہیں مشغول تحصیل رہے۔

طلب حق کے ذوق و شوق کی ابتداء

ایک روز مدرسہ کے علمائے کرام و اساتذہ کرام اور اولیائے کرام (رحمۃ اللہ علیہ) کے عموماً غوث زماں محبوب رحماں روحی فداہ حضرت شاہ عبداللہ ابوالخیر دہلوی (رحمۃ اللہ علیہ)

کے خصوصاً مناقب و مدارج، کشف و کرامات بیان کر رہے تھے اور آپ بگوش دل بیٹھے سن رہے تھے کہ یکایک اس گفتگو نے آپ کے طلب و جویائی حق کے ذوق و شوق کی اس چنگاری کو بھڑکا دیا۔ جو دراثناً آپ کے سویدائے قلب میں دبی ہوئی تھی۔ چنانچہ آپ مضطر و بے قرار ہو گئے اور یہ خیال بلکہ عہد کر کے کہ مجھے ایسی جگہ جانا چاہئے کہ جہاں علم سفینہ کے ساتھ ساتھ علم سینہ کے حصول کا بھی موقع ملے، مدرسے سے گھر چلے آئے۔ گھر پر چند ے قیام فرما کر قدرے توشہ و زادراہ لیکر طلب حق کے ذوق و شوق میں پا پیادہ گھر سے چل پڑے اور اپنے حصول مقصد کے لئے ہندوستان کے مختلف شہروں مثلاً کانپور، سہارنپور شاہجہانپور، میرٹھ وغیرہ تشریف لے گئے۔ لیکن کہیں بھی آپ کو اطمینان قلب حاصل نہیں ہوا۔ چنانچہ نام نامی اسم گرامی حضرت شاہ درگاہی (رحمۃ اللہ علیہ) پیلی بھیتی سن کر پیلی بھیت حضرت شاہ صاحبؒ موصوف کی خدمت بابرکت میں تشریف لے گئے۔ حضرت شاہ صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) نے شرف حضوری سے سرفراز فرما کر دریافت حال فرمایا۔ آپ نے اپنے حاضر ہونے کی غائت و غرض بیان فرمائی۔ حضرت شاہ صاحب نے بغور سننے کے بعد اپنے پاندان سے ایک گلوری پان عنایت فرماتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا کہ (تم حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی کی خدمت میں دہلی چلے جاؤ) رخصت فرما دیا یہ زمانہ حضرت شاہ درگاہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا آخری زمانہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

تھا۔ چنانچہ آپ دہلی روانہ ہو گئے دہلی پہونچکر جب حضرت غوث دہلویؒ
کی خانقاہ شریف پہنچے تو خانقاہ شریف کے دربانوں نے یہ کہہ کر کہ (آپ
کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے) خانقاہ شریف کے اندر جانے سے
روک دیا۔ آپ بہت ہی ملول خاطر واپس ہوئے اور اسی محلہ کی مسجد
میں قیام فرما ہو کر حضرت شاہ صاحبؒ موصوف کی خدمت بابرکت میں
حاضر ہونے کی کوشش کرتے رہے، لیکن کامیاب نہیں ہو سکے۔ بالآخر آپکو
معلوم ہوا کہ حضرت غوث دہلویؒ اکثر و بیشتر مدرسۂ عبدالرب کی مسجد
میں جمعہ کی نماز ادا فرماتے ہیں اور مدرسہ کے مدرسِ اول حضرت مولینا
عبدالعلی صاحبؒ آپ کے مرید اور معتبر خادم ہیں تو مدرسہ عبدالرب میں
داخل ہو گئے، اور تعلیم حاصل کرنے لگے اور گاہے گاہے خانقاہ شریف
تشریف لے جاتے لیکن ہر بار دربان یہ کہہ کر کہ اندر جانے کی اجازت
نہیں اندر جانے نہیں دیتے۔

دو ایک مرتبہ آپ نے اپنے استاد جناب مولانا عبدالعلی صاحبؒ
سے بھی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہونے کے ذوق و
شوق کا اظہار فرمایا اور ان سے سفارش کے ملتجی ہوئے۔ جواباً حضرت
مولانا نے فرمایا کہ خبردار اس خیال سے باز آؤ۔ کیونکہ بڑے بڑے جری
کابلی پٹھان تو ان کی توجہ شریف کی تاب نہیں لاتے اور تم تو نحیف و
لاغر ایک بنگالی ہو کیا تاب لاسکو گے۔ بس مر جاؤ گے۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ

کے ایسا فرمانے سے بھی آپ کے ذوق و شوق اور طلب میں کسی
قسم کی کمی نہیں ہوئی۔ بلکہ اور اضافہ و زیادتی ہو گئی اور شب و روز اسی
خیال و فکر میں غلطاں و پیچاں رہنے لگے کہ آپ کے بخاری شریف
شروع کرنے کا وقت آ گیا اور یہ معلوم کر کے کہ بخاری شریف حضرت
شاہ صاحب غوث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہی شروع کرائیں گے۔ آپ کو
بڑی مسرت اور خوشی ہوئی۔ کیونکہ جناب حضرت مولانا عبدالعلی صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کا ہمیشہ سے یہ اصول تھا کہ طلباء کو جب بھی بخاری شریف
کراتے تو حضرت شاہ صاحبؒ موصوف ہی سے شروع کرواتے۔ چنانچہ
چنانچہ ایک روز بعد نماز جمعہ حضرت شاہ صاحب غوث دہلویؒ نے آپ کو
اور آپ کے تمام ہم جماعت طلباء کو بخاری شریف شروع کروائی، اور
بخاری شریف کی پہلی حدیث انما الاعمال بالنّیات پر بہت ہی فرحت
و بہجت اور فخر کے ساتھ یہ فرماتے ہوئے کہ اس حدیث کو میرے دادا
نے روایت کی ہے۔ کئی گھنٹوں تک بہت ہی بسیط و عمیق، بے نظیر و
بے عدیل انتہا درجہ بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ بعدہٗ تمام طلباء نے
حضرت شاہ صاحب غوث دہلویؒ سے مصافحہ کیا لیکن جب حضرت
غوث کھلنویؒ نے مصافحہ کیا تو حضرت غوث دہلویؒ نے آپ کے ہاتھ کو
قدرے زور سے دبا دیا۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ آپ کے ذوق و شوق کی آگ
اور بھڑک اٹھی اور روزانہ خانقاہ شریف تشریف لے جاتے لیکن حاضری

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

کی اجازت نہیں ہوتی بالآخر ذوق وشوق اور قلق حد سے سوا ہو گیا تو ایک
روز بعد نماز جمعہ فانی فی اللہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ کے مزار
پُر انوار پر تشریف لے گئے اور بعد از سلام و فاتحہ مراقب ہو کر حضرت خواجہ
صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت بابرکت میں عرضی پیش کرتے ہوئے
عرض حال فرمایا۔ یہاں پر حضرت غوث کھلنوی نے ارشاد فرمایا کہ
جب مراقب ہوا تو حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ پر بہت ہی
شفقت و مہربانی ارزانی فرمائی اور تسلی دی ۔ نیز حضرت غوث دہلوی
سے میرا مصافحہ ہی نہیں بلکہ معانقہ کرا دیا۔ انتہا یہ ہے، باقی باللہ کی ادنیٰ
تفسیر۔ چنانچہ دوسرے روز حسب دستور خانقاہ شریف پہنچے تو خانقاہ
شریف کے اندر جانے کی اجازت مل گئی ۔ جب حضرت غوث دہلوی کی
خدمت بابرکت میں پہنچے تو حضرت نے بہت ہی شفقت و محبت سے
استفسار حال اور حاضری کی غائت وغرض دریافت فرمائی آپ نے فرمایا
کہ میں صرف آپ کی غلامی کی سعادت و شرف کے حصول کے لئے حاضر ہوا
ہوں، یہ سن کر آپ بہت مسرور و خوش ہوئے اور سعادت بیعت سے
مشرف فرمایا اور فرمایا تم روزانہ صبح و شام خانقاہ شریف میں آکر وظیفہ کر لیا
کرو۔ حضرت غوث کھلنویؒ نے ارشاد فرمایا کہ جب میں دوسرے روز خانقاہ
شریف میں داخل ہوا تو دیکھا کہ اور اور خدام حضرت غوث دہلویؒ کی خدمت
میں اپنے اپنے خواب بیان کر رہے تھے۔ تو میں نے عرض کیا! میں نے بھی

گذشتہ شب میں ایک خواب دیکھا ہے حضرت نے فرمایا، کیا؟ بیان کرو! تو
میں نے عرض کیا اس فقیر نے یہ خواب دیکھا کہ آپ نے مجھے توجہ دی ہے اور
میں خدا کی ذات میں فنا ہو گیا ہوں ۔ حضرت نے فرمایا واہ واہ بہت اچھا
خواب دیکھا ہے پھر بیان کرو۔ چنانچہ ہم نے پھر بیان کیا۔ حضرت نے اپنے
ایک معتبر خادم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ مُلّا احمد دیکھو دیکھو یہ مولوی
عبدالعزیز بنگالی نے کتنا اچھا خواب دیکھا ہے کہ بار بار سننے کو جی چاہتا ہے
اگر تم لوگ خواب بیان کرتے ہو کہ جس کا نہ سر ہوتا ہے نہ پاؤں۔ اتنا فرمانا
تھا کہ تمام خدام حاضرین میں انتہا درجہ کا ذوق وشوق اور غائت درجہ
وجدانی و جذباتی کیفیت پیدا ہو گئی کہ کسی کو اپنے سر پاؤں کی خبر نہ تھی۔ انتہیٰ
قیاس کن ز گلستان من بہار مرا۔

الغرض تھوڑے ہی عرصہ کے بعد حضرت غوث دہلویؒ نے آپ کو اپنی
خلافت اور اجازت مطلقہ سے سرفراز فرمایا۔ ابتداً آپ کا یہ اصول تھا کہ
چھ مہینے خانقاہ شریف میں اور بقیہ ایام اپنے وطن میں۔

مریدوں کی تعداد

آپ کے مریدوں کی صحیح تعداد معلوم نہیں کیونکہ
آپ کے پاس کوئی دفتر نہ تھا البتہ تخمیناً کہہ
سکتا ہوں کہ لاکھ دو لاکھ ہوگی۔ کیونکہ مغربی و مشرقی بنگال کا کوئی ضلع ایسا
نہیں کہ جہاں آپ کے کثرت سے مرید نہ ہوں ۔ نیز ادھر مشرق میں برما۔ اکیاب
رنگون ۔ سندامہ ۔ میورکل ۔ سبی ڈانگ ۔ جزیرہ کیپرو وغیرہ میں کثرت سے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

آپ کے مریداں ہیں۔ اور ادھر مغرب میں بہار۔ پٹنہ۔ مونگیر۔ بنارس اعظم گڑھ۔ الہ باد۔ فتحپور۔ کانپور۔ دہلی۔ سرہند شریف۔ بسی۔ کابل قندہار۔ بخارا نیز سندھ کراچی میں بھی کثیر تعداد میں آپ کے مریدان موجود ہیں۔ سرہند شریف کے موجودہ جانشین خلیفہ شاہ محمد مقبول احمد صاحب آپ ہی کے مرید ہیں۔ اتنے ارادت مند اور عقیدت مند ہونے کے باوجود آپ کے پاس کوئی مریدوں کی فہرست نہیں تھی۔ جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے لیکن حالت یہ تھی کہ کوئی بیعت ہونے کے دس بیس سال بعد بھی آپکی شرف زیارت سے مشرف و مسعود ہوتا تو آپ اسے اس کے نام سے یاد فرماتے کہ تم فلاں ابن فلاں "ہو نا" فلاں بستی کے رہنے والے "ہو نا" فلاں جگہ تم نے بیعت کی تھی "نا" اور وہ ہر سوال کا اثبات میں جواب دیتا۔ یہ تھا آپکی صفائی کا ادنیٰ کرشمہ، جب صفائی کی بات آگئی تو یہاں پر ایک واقعہ بیان کرنا بیجا نہیں ہوگا بلکہ ارادت مند خوش عقیدہ لوگوں کے لئے باعثِ صد مسرت اور مشعل راہ ہوگا۔

روحی فداہ حضرت غوث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (حضرت شاہ مولانا ابوالخیر) بارہویں ربیع الاوّل شریف کو محفل میلاد منعقد فرماتے تھے اور بنفس نفیس خود پڑھتے تھے۔ چنانچہ اپنی آخری عمر شریف میں حسب دستور بارہویں ربیع الاول کو آخری محفلِ میلاد شریف منعقد فرمائی جو آپ کے حکم و ارشاد کے مطابق بڑی شان شوکت اور انتہا درجہ تزک و احتشام کے ساتھ طرح طرح

کے قمقمے۔ جھاڑ و فانوس اقسام اقسام کے قندیلوں اور شمعوں۔ رنگ برنگ کے پھول پتوں سے سجائی گئی تھی۔ سیکڑوں عاشقان و محبان ذکرِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہزاروں خوش نصیب و سعادت مند حضرات سامعین شریک محفل ہوئے۔ حضرت غوث دہلوی نے بنفس نفیس خود میلاد پڑھنا شروع فرمایا تو درمیان میلاد میں حضرت غوث کھلنوی یکا یک کھڑے ہو گئے اور بے ساختگی و مضطربانہ انداز سے باآواز بلند فرمانے لگے کہ دیکھو دیکھو ہمارے حضرت کو جناب رسولِ خدا اپنی گود میں لئے بیٹھے ہیں حضرت غوث دہلوی نے میلاد پڑھنا بند کر دیا اور فرمانے لگے دیکھو دیکھو مولوی عبدالعزیز کیا کہتا ہے اتنا فرما کر آپ خاموش ہو گئے۔ اور آپ کی نظر مبارک سامنے اوپر کی جانب اٹھ گئی۔ نظر کا اٹھنا تھا کہ اس سمت کی ساری قندیلیں۔ شمعیں۔ جھاڑ و فانوس بجھ گئے، بعض ان میں سے چھٹ گئے اور بعض چکنا چور ہو کر زمین پہ آتے رہے۔ تھوڑی دیر بعد آپ نے پھر میلاد شریف پڑھنا شروع کیا اور قیام کے ساتھ بصد ذوق و شوق صلوٰۃ و سلام پڑھ کر ختم فرمایا۔ جو حضرات سامعین کے لئے خاص کیفیت اور خاص فیض و برکت کا حامل و باعث بنا۔ اس محفل شریف کے پانچویں دن یا ساتویں دن حضرت غوث دہلوی نے ارشاد فرمایا کہ اب تک محفل شریف کے فیض و برکت میں غرق ہوں۔ اس کی لذتوں سے محظوظ ہو رہا ہوں نہ نیند ہے نہ بھوک و پیاس آج سات دن ہو گئے غسل تک

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

نہیں کیا۔ حالانکہ گرمیوں کا زمانہ تھا۔

کشف و کرامت

آپ کشف و کرامت کو کوئی خاص وقعت و اہمیت نہیں دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ کشف و کرامت کی کوئی حقیقت نہیں۔ اصل چیز استقامت ہے، اس موقع پر آپ روحی فداہ حضرت سیدنا شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر زبانِ مبارک پہ لاتے ؎

ما برائے استقامت آمدیم
نے برائے کشف و کرامت آمدیم

اکثر یہ بھی فرماتے کہ آگ کے اندر سے گذر جانے والے کو میں پیر و ولی نہیں کہتا۔ ہوا میں اُڑنے والے کو میں پیر نہیں کہتا۔ ہاں مگر جو مردہ دل کو زندہ کر دے بیشک میں اس کو پیر کہتا اور سمجھتا ہوں چنانچہ آپ کے ادنیٰ سے ادنیٰ غلام و مرید میں یہ صفت جلوہ گر ہے۔ میرا یقین اور ایمان ہے کہ اگر کوئی بصیرت و فراست آپ کے ادنیٰ سے ادنیٰ مرید و غلام (بشرطیکہ وہ اپنی بیعت اور طریقہ پر قائم ہو) کے دل کی نظر ڈالیں تو اسے مردہ نہیں پائیں گے۔ آپ کشف و کرامت کے اظہار کو قطعاً پسند نہیں فرماتے۔ ایک مرتبہ بر سبیل تذکرۂ کشف و کرامت آپ نے اس بندۂ کمتر کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ مولوی ظہیر! اگر میں کشف کرامت دکھلا کر پیری مریدی کرتا تو ملک بنگال میں آج ہندو نظر نہ آتا۔ بایں ہمہ آپ کی ہر ہر رفتار ہر ہر گفتار اور ہر ہر کردار محیر العقول کرامتوں سے مملو ہوتی

تھی۔ لیکن اس پہ کچھ اس طریقے کے پردے پڑے ہوتے تھے کہ اسے اہل ہوش و گوش اور صاحب فراست ہی سمجھتے تھے اور احیاناً کبھی کبھی اضطراراً یا مجبوراً، ضرورتاً یا ماموراً اگر کوئی ایسی کرامت ظاہر ہو جاتی جسے ہر کس و ناکس سمجھ سکے تو اس پر اپنے پُر فصیح و جاذب کلام سے ایسا پردہ ڈال دیتے کہ دیکھنے والا یہ سمجھنے پر مجبور ہو جاتا کہ یہ کوئی کرامت بلکہ ایک یوں ہی معمولی سی ادنیٰ اَشدنی تھی سو ہو گئی۔

یہ احیانی واقعات بھی اتنی کثیر تعداد میں ہیں کہ اگر اُن سب کو زیب قرطاس کیا جائے تو ایک دفتر ہو جائے جس کی یہاں پر گنجائش۔ لیکن بغرض حصول سعادت تبرکاً ان میں چند کرامتیں لکھی جاتی ہیں۔

کرامت نمبر ۱

محمد نصیر الدین سردار موضع باکڑا۔ ضلع چوبیس پرگنہ کے رہنے والے ہیں اور آپ کے مخلص خاموں ہیں ہیں۔ انھوں نے ایک عرصہ تک روحی فداہ محبوب رحمان حضرت غوث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی خدمت کی ہے۔ اس وقت تک بقید حیات ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضور مبارک حضرت غوث کھلنوی کو مدعو کر کے اپنے گھر لے گیا اور کھانے والے نیز دیگر انتظام و اہتمام میں مشغول ہو گیا۔ تقریباً آٹھ نو بجے میری ڈھائی سالہ بچی کا انتقال ہو گیا۔ جو پہلے سے بیمار تھی۔ ہم نے اسے علیحدہ ایک کمرہ میں چارپائی پر سلا کر چادر ڈال دی اور اہلیہ سے کہا خبردار رونا دھونا نہیں اور نہ کسی سے کہنا ورنہ سارا لطف بے لطفی اور

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

ساری خوشی غم میں بدل جائے گی نیز سارا انتظام درہم برہم ہو جائے گا
حضرت کے کھانا کھا لینے کے بعد اس کے کفن دفن کا انتظام کریں گے۔ تم
جس طرح کھانے پکانے میں مشغول تھیں ویسے ہی اپنے کاموں میں مشغول
رہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دوپہر کے وقت تقریباً ایک بجے دستر خوان چُنکر
جب حضور مبارک کو مکان کے اندر لایا گیا اور آپ دستر خوان پر بیٹھ
گئے تو فرمایا۔ نصیر تمہارے بال بچّے اچھّے ہیں۔ عرض کیا اچھّے ہیں، فرمایا
کہاں ہیں کسی کو دیکھتا نہیں ہوں۔ عرض کیا حضور وہ سب اِدھر اُدھر
کھیل کود میں مشغول ہیں۔ ارشاد ہوا کہ سب کو بلا کر میرے سامنے لے آؤ۔
میں اپنے دو لڑکوں کو لے آیا۔ آپ نے فرمایا وہ تمہاری چھوٹی لڑکی کہاں
ہے۔ عرض کیا وہ سو رہی ہے۔ آپ نے فرمایا اسے جگا کر لے آؤ۔ میں
نے عرض کیا حضور! وہ بڑی گہری نیند سو رہی ہے۔ آپ نے حکیمانہ انداز
میں فرمایا اُسے میرے سامنے لے آؤ۔ جب تک نہیں لاؤ گے میں کھانا
نہیں کھاؤں گا۔ اس کے بعد مجھے مجبوراً کہنا پڑا کہ آج تقریباً آٹھ نو بجے
انتقال ہو گیا ہے۔ آپ نے بہت ہی تعجب سے فرمایا کیا؟ وہ مر گئی ؟
فرماتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے اور میری معیّت میں اس کی لاش تک
پہنچ کر غور سے دیکھنے کے بعد اپنے دست مبارک کو اس کے سینے پر رکھا
پھر اس کے دونوں آنکھوں کو کھول کر اس کے اندر شہادت کی انگلی سے
اشارہ کرتے ہوئے فرمایا نہیں نہیں یہ مری نہیں ہے، یہ تو زندہ ہے اس کا

سینہ کبھی دھک دھک کر رہا ہے۔ آنکھ کی پتلیوں میں سایہ کبھی پڑ رہا
ہے پھر اس کی ناک پر ہاتھ رکھ کر فرمایا دیکھو دیکھو آہستہ آہستہ سانس
بھی تو چل رہا ہے۔ واہ واہ تم لوگ تو اچھے آدمی ہو کہ زندہ آدمی کو بھی
مردہ کہا کرتے ہو۔ البتہ کمزور بہت ہو گئی ہے۔ کمزوری اور کمی خون کے
باعث کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے۔ اس کا علاج کراؤ اچھی ہو جائے گی
فی الوقت اس کی ماں سے کہو کہ آہستہ آہستہ تھوڑا تھوڑا کر کے گرم دودھ
اس کے منہ میں دے۔ اس کے بعد کھانا تناول فرمانا شروع کیا۔ لیجئے
اتنی بڑی کرامت ظاہر ہو گئی۔ لیکن آپ نے گفتار و کردار میں ایسی روش
اختیار کی کہ بجز نصیر الدین سردار اور اس کی اہلیہ کے اور جتنے حاضرین
تھے وہ یہ سمجھنے پر مجبور ہو گئے کہ وہ واقعی مری نہ تھی بلکہ زندہ ہی تھی
آپ کی کرامت کا کوئی دخل نہیں۔

کرامت نمبر ۲

ایک دفعہ آپ اپنے چند خادموں کے ہمراہ حضرت
سیدنا سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کے
مزار شریف کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ کے خادموں
میں دہلی کا رہنے والا ایک نومسلم نوجوان عبدالباقی عرف گوپی ناتھ
جوہری بھی تھا۔ جو آپ کا بڑا ہی معتقد و عاشق تھا اور اس وقت
تک اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا۔ حضرت سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ
کے مزار پُر انوار کے اِرد گرد بہت لمبی لمبی گھاسوں کا جنگل ہو گیا تھا۔ آپ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

نے عبدالباقی نیز دیگر خادموں سے فرمایا کہ تم لوگ اِن گھاسوں کو صاف کردو۔ خادمین صاف کرنے میں مشغول ہو گئے کہ یکایک عبدالباقی نے ایک چیخ مار کر کہا۔ حضور مجھے سانپ نے کاٹ لیا۔ آپ کچھ دور کھڑے ہوئے تھے سنتے ہی دوڑتے ہوئے اس کے قریب تشریف لاکر فرمایا کیا ہوا؟ اس نے عرض کیا کہ مجھے سانپ نے کاٹ لیا دیکھئے نا میری انگلی سیاہ ہوئی جارہی ہے۔ آپ نے فوراً اس کی انگلی کو اپنے دہن مبارک کے اندر ڈال لیا اور تقریباً پانچ منٹ کے بعد دہن مبارک سے نکال کر اس پر لعاب دہن لگاتے ہوئے فرمایا نہیں نہیں سانپ وانپ نے نہیں کاٹا ہے۔ تمھارے دیکھنے میں غلطی ہوئی ہے۔ لو! بقیہ گھاس صاف کرلو۔ وہ پھر بدستور صاف کرنے لگا۔ حالانکہ صاف کرنے والے خادموں نے اپنی آنکھوں سے سانپ کو بھاگتے ہوئے اور بعض نے اس کی شناخت بھی بتائی کہ وہ سانپ مار سیاہ (افعی) تھا لیکن آپ کے اس جملے نے کہ نہیں نہیں سانپ وانپ نے نہیں کاٹا ہے کوئی کیڑا وغیرہ ہوگا تمھارے دیکھنے کی غلطی ہے۔ ایسا پردہ ڈال دیا کہ اتنے بڑے محیر العقول واقعہ کی کوئی اہمیت ہی نہیں رہی۔ عبدالباقی اور گھاس صاف کرنے والے خادموں کے علاوہ دیگر حاضرین یہ سمجھنے پر مجبور ہو گئے کہ واقعی کوئی کیڑا ہی ہوگا۔ لیکن ان کی سمجھ میں اتنی سی بات نہ آسکی کہ سانپ بھی تو از اقسام حشرات العرض ہے۔ گھاس صاف

کرنے والے خادموں میں حاجی سید محمود حسن صاحب الہ آبادی کراچوی بھی تھے۔

ایک دفعہ آپ اپنے پیر حضرت غوث دہلوی رحمۃ اللہ کی خانقاہ شریف کے اصطبل میں جلوہ افروز تھے۔ اچانک ایک روز دہی نومسلم عبدالباقی ایک بچی کی لاش لئے ہوئے آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا آپ کے دریافت فرمانے پر اس نے کہا۔ حضور یہ میری بچی ہے۔ میرے گھر کے تمام لوگ کہتے ہیں کہ یہ مرگئی ہے اور اسے جلانے کے لئے جارہے ہیں۔ ہم نے یہ کہہ کر (کہ میری لڑکی مری نہیں میں اس کو مولوی صاحب کی خدمت میں لے جاتا ہوں اگر وہ کہہ دیں کہ لڑکی مرگئی ہے تو تم لوگ جلاسکتے ہو) زبردستی ان لوگوں سے چھین کرلے آیا ہوں۔ آپ اسے دیکھ کر بتلائیں کہ واقعی یہ مرگئی ہے۔ آپ نے اولاً اسے بنظرِ غور دیکھا بعدہٗ اپنا داہنا ہاتھ اس کے سینے پر رکھا اور اس کی دونوں آنکھوں کو کھول کر پتلیوں کے اندر انگلیوں سے اشارہ فرماکر فرمایا نہیں تم ٹھیک ہی کہتے ہو یہ مری نہیں ہے بلکہ زندہ ہے زندگی کی تمام علامتیں موجود ہیں۔ سینہ بھی دھک دھک کررہا ہے۔ آنکھوں کی پتلی میں اشارہ کا عکس بھی پڑرہا ہے۔ عبدالباقی کو اشارہ کرتے ہوئے فرمایا لو تم بھی دیکھو۔ ہمارے دیکھنے میں ایسا ہی معلوم ہوتا ہے پھر آپ نے اس کی ناک پر ہاتھ رکھ کر فرمایا دیکھو آہستہ آہستہ سانس بھی تو چل رہا ہے۔ نہیں نہیں یہ واقعی زندہ ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

مری نہیں ہے۔ تمہارے گھر کے لوگ بہت بے وقوف ہیں کہ زندہ کو مردہ کہہ کر جلانے جاتے ہیں۔ البتہ کمزور بہت ہوگئی ہے۔ اس کا اچھی طرح علاج کراؤ اچھی ہو جائے گی۔ وہ لڑکی آج تک زندہ ہے۔ عبدالباقی بھی بقید حیات ہیں۔

دیکھئے یہاں پر بھی کتنے خوبصورت طریقے سے پردہ ڈال دیا گیا۔

کرامت نمبر ۳

ایک دفعہ آپ کے مکان پر عرس شریف کے موقع پر آپ دُعا اور فاتحہ شریف سے فارغ ہو کر بیٹھے تھے۔ دو آدمی ایک بارہ تیرہ سال کے بچے کو لے کر آپ کے سامنے لرزاں وخیزاں کھڑا ہوگیا جو پہلے ہی سے وہاں بیٹھا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا کیوں نہیں بولتا ہے کیا کوئی بیماری وغیرہ ہوئی تھی یا ہے جس کی وجہ سے نہیں بولتا ہے۔ اس نے عرض کیا نہیں حضور! یہ پیدائشی ہی ایسا ہے۔ آپ نے اس لڑکے کو اپنے سامنے بٹھلا کر منہ کھولنے کو کہا اور اس نے منہ کھول دیا آپ نے داہنے ہاتھ کی انگلی شہادت اس کے منہ میں ڈال کر اس کی زبان کو ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر چند بار حرکت دیکر اُنگلی نکال لی۔ اور لڑکے کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم بولتے کیوں نہیں بولو! تمہارا نام کیا ہے اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ نے پھر فرمایا (مگر بہ نسبتاً پہلی بار کے اب کی بار آواز کچھ بلند تھی) میاں بولتے کیوں نہیں بولو! تمہارا نام کیا ہے۔ اس نے پھر کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ نے پھر فرمایا (مگر

بہ اندازِ تحکم) کیوں نہیں بولتا ہے۔ بول۔ تمہارا نام کیا ہے۔ اس نے اپنا نام بتادیا۔ پھر پوچھا گیا تو اس نے اپنے باپ کا نام تبلایا۔ اپنی بستی کا نام تبلایا۔ آپ نے فرمایا یہ تو بولتا ہے اور تم کہتے ہو کہ یہ نہیں بولتا ہے۔ یہ تو بول رہا ہے دیکھو اپنا نام بتایا اپنے باپ کا اپنی بستی کا بھی نام بتایا۔ اتنا فرما کر آپ مجلس سے اُٹھ گئے اور وہ آدمی ہجوم میں کھو گیا۔ اس کا پتہ وغیرہ دریافت نہیں کر سکا۔ یہاں پر بھی بڑے انداز سے پردہ ڈالا گیا۔ اتنا بڑا واقعہ کہ ایک پیدائشی گونگا بات کرنے لگا۔ لیکن آپ کے طرز گفتگو نے ایک یوں ہی معمولی سی شدنی سے زیادہ اہمیت نہیں بخشی۔

کرامت نمبر ۴

محمد عبدالاول صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ایل چاٹگام آپ کے مخلص خادموں میں ہیں۔ ابتداً آپ منصف تھے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی دُعا و توجہ کی برکت سے زینہ بزینہ ترقی کرتے ہوئے ضلع جج ہوئے اور ضلع جج سے ریٹائر ہو کر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین و بڑے صاحبزادے شمع بزم سالکین الحاج مولانا مولوی شاہ عبدالرحیم صاحب کی خدمت بابرکت میں دوبارہ نوکری پانے کی درخواست پر آپ پھر دوبارہ پورے مشرقی پاکستان کے ٹرائبنل جج مقرر ہوئے چند مہینے ہوئے کہ اس عہدے سے بھی ریٹائر ہو کر اس وقت اپنے وطن چاٹگام میں وکالت کر رہے ہیں۔ منصف صاحب یا جج صاحب موصوف جس وقت ضلع کھلنا کے محکمہ سات کھیرا میں منصف تھے تو اپنی بڑی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

لڑکی کے شادی کے موقع پر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو بھی معہ اہل خانقاہ کے مدعو کیا تھا ۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بہ معیت پندرہ بیس خدام شرکت فرمائی تھی ۔ عقد مناکحت نیز دیگر رسومات کے بعد جب دسترخوان بچھایا گیا تو پہلے ہی دسترخوان پر تقریباً چار سو آدمی بیٹھ گئے کھانا نکالنے کا حکم حاصل کرنے کے لئے منصف صاحب کی تلاش ہوئی تو منصف صاحب لاپتہ ۔ آخرش منصف صاحب کے ہم زلف ماسٹر فضل الحق صاحب چاٹگامی منصف صاحب کی تلاش میں ایک کمرے میں پہنچے تو دیکھا کہ منصف صاحب تن تنہا ایک کمرے میں سر جھکائے بیٹھے ہیں اور ان کی آنکھیں پرنم ہیں ماسٹر صاحب نے کہا ۔ بھائی صاحب آپ یہاں بیٹھے ہیں اور وہاں کھانا کھانا کا کہرام مچا ہوا ہے منصف صاحب نے کہا کہ میں اس منظر کو دیکھنے کے بعد میں تو یہاں آکر چھپ کر بیٹھا ہوں ۔ کیونکہ ہم نے اس طرح تخمینہ کرکے کہ ایک سو باراتی آئیں گے اور ایک سو سراتی ہوں گے اور غائت سے غایت پچاس آدمی کے ساتھ ہمارے پیر صاحب قبلہ آئیں گے یہ ڈھائی سو ہوئے مزید براں احتیاطاً اور پچاس آدمی ۔ کُل تین سو آدمی کی بریانی پکوائی تھی اور دیکھتا ہوں کہ پہلے ہی دسترخوان پر تقریباً چار سو سے زائد آدمی بیٹھ گئے ہیں اور آدھے سے زیادہ تو ابھی باقی ہیں ۔ میں کیا کروں ؟ میری عقل کام نہیں کرتی ہے ۔ میری ناک کٹ گئی میری عزت خاک میں مل گئی ۔ ماسٹر صاحب نے جواباً کہا تو کیا اس طرح عورتوں کی طرح چھپ کر رونے سے آپ کی ناک

اور عزت رہ جائے گی ۔ ابھی کچھ نہیں بگڑا ہے آپ کی تمام پریشانیاں دور ہوسکتی ہیں بشرطیکہ آپ میرے مشورے کے مطابق کام کریں کہ حضور مبارک قبلہ کے قدموں پر گر پڑیں اور اپنی پریشانیوں کا اظہار کریں مجھے یقین کامل ہے کہ ایسا کرنے سے آپ کی تمام پریشانیاں دور ہو جائیں گی ۔ چنانچہ منصف صاحب روتے ہوئے آپ کے قدموں میں گر پڑے لیکن منہ سے کچھ عرض نہیں کرسکے تو صاحب موصوف نے آپ کی پریشانیوں کی ترجمانی کی ۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کیا کھانا تیار ہے ۔ اثبات میں جواب دیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ چلو دیکھیں کتنا کھانا تیار ہے ۔ چنانچہ آپ باورچی خانہ میں تشریف لے گئے اور علی الترتیب بریانی کے ہر ایک دیگ کے سرپوش کو قدرے قدرے الگ کرکے دیگ کے اندر نظر مدبرانہ ڈالتے گئے اور بند کرتے گئے اور آخر میں باندازِ تعجب فرمایا کہ ماشاء اللہ تم نے تو بہت زیادہ تین تین دیگ کھانا پکوایا ہے اور وہ بھی بریانی ۔ اتنی بریانی کون کھائے گا ۔ تمہارے پاس اتنے آدمی کہاں ہیں ؟ لوکھانا دینا شروع کرو ۔ لیکن اتنا خیال رکھنا کہ جب تک ایک دیگ خالی نہ ہو جائے اس وقت تک دوسرا دیگ نہ کھولا جائے ۔ فرماکر آپ ایک کمرے میں جلوہ افروز ہوگئے ۔ جب تمام لوگ کھانے سے فارغ ہوگئے تو آپ نے اس بندہ کمترین کو فرمایا کہ منصف کو بلاؤ ۔ میں حسب الحکم انھیں بلا لایا ۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے تمام لوگ کھانے سے فارغ ہوگئے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

منصف صاحب نے عرض کیا۔ جی ہاں تمام لوگ فارغ ہو چکے ہیں۔ کم و بیش نو دس سو آدمیوں نے کھانا کھایا۔ اور ابھی پچاس آدمیوں کے کھانے کے اندازے سے کھانا موجود ہے۔ آپ نے فرمایا دیکھو ہم نے کہا تھا نا۔ کہ تمہارے پاس اتنے آدمی کہاں ہیں۔ خواہ مخواہ تم گھبرا گئے آپ سے کھانا تناول کرنے کے لئے کہا گیا تو فرمایا کہ میں اپنی بوٹ (ایک قسم کی کشتی) پر جاتا ہوں میرا کھانا وہیں بھجوا دو۔

یہاں پر بھی ایک بڑی کرامت کا ظہور ہوا صرف تین سو آدمیوں کے کھانے میں تخمیناً نو دس سو افراد نے شکم سیر ہو کر کھایا اور بچ بھی رہا۔ لیکن آپ نے یہاں پر بھی اپنی طرز گفتگو سے پردہ ڈال دیا۔ کہ بجز چند آدمیوں کے اور کسی نے اسے کوئی اہمیت نہیں دی۔

کرامت نمبر ۵

مولوی سلطان احمد ام۔اے بی ایل برمادی نے بیان کیا کہ جس زمانے میں جاپانیوں نے برما پر حملہ کیا تھا اسی زمانے میں ایک روز ایک بستی سے پاپیادہ اکیاب آئے ہوئے ایک میدان سے گذر رہا تھا کہ یکایک جاپانی ٹڈی دل طیارے آسمان پر منڈلانے لگے اور جا بجا بمباری ہونے لگی کہ ایک بم مجھ سے چھ سات قدم کے فاصلے پر گرا۔ اسی آن میں بچشم دیکھا کہ ہمارے حضور مبارک حضرت غوث کھلنوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرماتے ہوئے کہ اے بم خبردار پھٹنا نہیں۔ یہاں پر میرا سلطان کھڑا ہے۔ بم کو اپنے پاؤں

سے دبا لیا۔ چنانچہ وہ بم پھٹا نہیں۔ بعد ازیں آپ طیاروں کی طرف اپنی انگلی شہادت سے جاپان کی طرف چلے جانے کا اشارہ کر رہے ہیں چنانچہ وہ بم باری بند ہو گئی اور تمام طیارے جدھر سے آئے تھے اُدھر چلے گئے۔

اس وقت مجھ پر آپ کا اتنا جلال اور رعب غالب ہوا کہ جس کی انتہا نہیں۔ ایک دم متحیر و مبہوت بنا اپنی جگہ کھڑا رہا اور ہزار کوشش وسعی کے باوجود اپنی جگہ سے حرکت نہیں کر سکا۔ پھر آپ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے تو مجھے ہوش آیا۔

آپ جنگ کے زمانے میں اپنے برماوی واکیابی خادموں کی دریافت خیریت کے لئے بہت ہی بے قرار اور مضطرب رہا کرتے تھے چنانچہ جنگ ختم ہوتے ہی آپ برما تشریف لے گئے جب آپ اکیاب پہنچے تو سلطان احمد نے آپ کو دیکھتے ہی سیکڑوں آدمیوں کے مجمع میں مستانہ وار باآواز بلند رو رو کر یہ کہنا شروع کیا کہ قسم خدا کی اس روز بمباری کے دن آپ ہی اسی لباس میں ملبوس تھے۔ یہی عبا تھی یہی عبا تھی، یہی عمامہ تھا اور یہی چھڑی تھی۔ یہی کہہ کر وہ زار و قطار روتا جاتا تھا۔ سامعین و حاضرین ایک خاص قسم کی کیفیت سے مست و بے خود ہو رہے تھے اور آپ ایکدم خاموش بیٹھے تھے۔

یوں تو آپکی ہر ہر رفتار ہر گفتار کرامتوں سے مملو تھی جیسا کہ اوپر

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

بیان کیا جاچکا ہے۔ لیکن آپ کی سب سے بڑی کرامت یہ تھی کہ آپ ازسر تا بہ قدم متبع سنت رسول اللہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) تھے آپ کا ہر قول ہر فعل خواہ وہ عبادات سے متعلق ہو معاملات سے عین سنت کے مطابق ہوتا تھا۔ اس کمینہ روزگار کو آپ نے اپنے خاص فضل کرم عنایت مہربانی سے سفراً حضراً مسلسل سولہ سترہ سال اپنی خدمتگاری و غلامی میں تا یوم وصال رہنے کا موقعہ وشرف بخشا۔ ورنہ چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک۔ اگر میرے جسم کے ہر ہر رواں میں ستر ستر زبانیں ہوں اور ہر زبان سے آپ کے اس احسان وعنایت، کرم ونوازش کا شکریہ دن رات تا قیام قیامت ادا کرتا رہوں پھر بھی ادا نہ ہو۔

میں نے اتنی طویل مدت میں کبھی بھی آپ کے کسی قول وفعل کو خلاف سنت ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ سنت نبویہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کے اتنے حریص تھے کہ داخل تو داخلی خارجی سنتیں بھی آپ سے نہیں چھوٹیں۔ مثلاً منکرین معاندین حاسدین کا نازیبا و ناشستہ الفاظ کہنا۔ اپنی قوم کا تکلیف وایذا دینا۔ چنانچہ آپ کے معاندین ومنکرین نے بھی آپ کو ساحر کہا۔ جادوگر کہا۔ اپنی قوم کے عوام نے خواص نے پیروں نے آپ کی بڑی بڑی مخالفتیں کیں۔ اذیتیں پہنچائیں اور پہنچوائیں بڑے بڑے جلسے قائم کرکے ببانگ دہل کہا جاتا تھا کہ، لوگو! پیر صاحب کے پاس مت جانا وہ سحر جانتے ہیں جادو جانتے

ہیں۔ وہاں جاؤ گے تو ان پر نظر پڑتے ہی تم چیخیں مار مار کر رونے لگو گے تمہارے بدن کانپنے لگیں گے اور تم کانپتے کانپتے ان کے قدموں پر گر پڑو گے۔ اور بندہ بے دام و درم ہو کر رہ جاؤ گے۔ جب آپ کے کانوں تک خبر مذکورہ پہنچیں تو آپ نے بآواز بلند فرمایا کہ ہاں ہاں میں ساحر ہوں مگر کن کا سحر ہے؟

یہ رسول خدا کے سینے کا سحر ہے ہاں ہاں میں جادوگر ہوں، مگر یہ حبیب خدا کے سینے کا سحر ہے یہ نسبت رسول اللہ ہے اسے جتنا دبانے کی کوشش کی جائے گی اتنا ہی ابھرے گی جس قدر اس کے بجھانے کی سعی کی جائے گی اتنا ہی یہ روشن ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تمام معاندین ومخالفین اپنے اپنے کیفر کردار کو پہنچکر خیرالدین والآخرہ ہوئے اور آج آپ کے فیض ونور باطن سے صرف ملک بنگال ہندوستان ہی نہیں بلکہ بیرون ہندوستان رنگون، برما، اکیاب۔ ادھر کراچی قندھار، کابل اور بخارا وغیرہ فیضیاب ومنور ہو رہا ہے۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ہجرت

ہجرت

غلبۂ حالت جذب وتفریدیت لبستی کے ماحول کی عدم موافقت ونامساعدت کے باعث آپ اکثر فرمایا کرتے کہ یہاں سے کسی ایسی جگہ چلے جانے کو جی چاہتا ہے کہ جہاں اطمینان جاں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر و فکر میں ہمہ دم مشغول رہ سکوں بالآخر اپنے ایک معتبر و مخلص خادم محمد عثمان سردار مرحوم گوناکر کاٹوی کے التماس پر اپنے وطن چاچڑا سے معہ اپنی اہلیہ کے ہجرت فرما کر موضع گوناکر کاٹی تشریف لے آئے عثمان سردار نے اپنے تمام مکانات پیش خدمت کر دیئے لیکن آپ نے کسی ایک مکان کو بھی پسند نہ فرما کر درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ایک تیرہ و تاریک جنگل اپنے لئے تجویز و پسند فرمایا کہ جہاں اس بستی کے رہنے والے دن کے وقت بھی جانے سے ڈرتے اور خوف کھاتے اور آج وہی تیرہ و تاریک جنگل آپ کے نور باطن سے بقعۂ نور بنا ہوا ہے بلکہ رشک وادیٔ ایمن اور جنگل میں منگل ہونے کا مقولہ اپنے صحیح معنوں میں صادق آرہا ہے ۔ چنانچہ عثمان سردار مرحوم نیز دیگر خدام نے اسی جنگل کے ایک گوشے کو صاف کرکے بود و باش کے لئے ایک چھوٹا سا مکان بنا دیا اور آپ وہیں اللہ تبارک تعالیٰ کے ذکر و فکر اور مخلوق خدا کی تعلیم و تربیت ۔ رشد و ہدایت میں مشغول ہوگئے اور تا دم آخر مصروف رہے اور اس طرح سے ہجرت کی سنت کو بھی چھوٹنے نہیں دیا ۔

وصال و متعلقات وصال

وصال پر ملال سے ایک سال پیشتر ایک روز آپ بعد نماز ظہر مسجد میں جلوہ افروز ہو کر خادموں سے عموماً اور حاجی سید محمود حسن

حاجی سید اکبر حسین ۔ سید مظہر علی صاحبان کراچوی مولوی محمد اسلام صاحب نیز اس بندہ کمترین سے مخاطب ہو کر اپنے آخری سفر دہلی و سرہند شریف کے حالات بیان فرمانے لگے ۔ اثنائے تذکرہ میں آپ نے فرمایا کہ دہلی خانقاہ شریف میں جب عبدالباری (یہ وہی تو مسلم عبدالباری ہیں جن کا ذکر اوپر آچکا ہے) میری ملاقات کو آئے تو کہنے لگے اللہ تعالیٰ آپ کی عمر اور ایک سال بڑھا دے اس جملے سے آپ نے نہایت صریح و صاف اشاروں میں اپنے وصال کی ایک سال پیشتر خبر دی تھی جسے سمجھنے والوں نے اسی وقت سمجھ لیا تھا ۔ بعدہٗ یونہی باتوں باتوں میں کور باطن اور دُھل مُل یقین لوگوں کے لئے بطور حفظ ماتقدم ایک قصہ بلکہ ایک واقعہ بیان فرمایا کہ شاہجہاں بادشاہ جب ضعیف ہوگیا تو اس نے جناب قیوم ثانی عروۃ الوثقیٰ حضرت محمد معصوم قدس سرہٗ کی خدمت میں لکھ بھیجا کہ ضعیفی و کمزوری خانقاہ شریف آستانۂ عالیہ کی حضوری کی راہ میں مانع اور سدِّ راہ ہوتی جاتی ہے ۔ اگر آپ براہ کرم کسی ایسے خادم کو دہلی بھیج دیتے کہ جسکی صحبت میں بیٹھ کر فلاح سرمدی حاصل کرتا ۔ تو بڑی مہربانی ہوتی ۔ حضرت قیوم ثانی قدس سرہٗ نے اس کی التجا پر اپنے صاحبزادے خواجہ محمد سیف الدین قدس سرہٗ کو دہلی بھیج دیا جو اس زمانے میں نہایت نوعمر تھے ۔ شاہ جہاں نے آپ کی صحبت اٹھانے کے بعد حضرت قیوم ثانی قدس سرہٗ کی خدمت میں لکھ بھیجا کہ الحمدللہ ثم الحمدللہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

کہ آپ کے صاحبزادے مدظلہ کی صحبت میں وہی مزہ وہی لطف وہی فیض وہی برکت پاتا ہوں جو آپ کی صحبت بابرکت میں پاتا تھا۔

اتنا سننے کے بعد اس بندہ کمترین کا دل بھر آیا اور منہ سے کچھ کہنا چاہتا ہی تھا کہ آپ فوراً مجلس سے اُٹھ کر درون خانہ تشریف لے گئے میں دل ہی دل میں غلطاں و پیچاں سسکتا اپنے کمرہ میں آکر بیٹھا ہی تھا کہ سید مظہر علی کراچوی نے آکر کہا کہ مولوی صاحب! حضور مبارک کیا بیان فرمارہے تھے میری سمجھ میں نہیں آیا آپ مجھے سمجھا دیں۔ اس وقت میرا دل بہت رنجیدہ ہورہا تھا (خدا معاف کرے) میں نے بہت ہی تند اور سخت لہجے میں کہا تھا کہ کیا پوچھنے آئے ہو۔ کوئی خوشی کی بات ہوتی تو آپ کو سمجھاتا یہاں دل پھٹا جارہا ہے اور آپ آئے ہیں پوچھنے اور سمجھنے۔

اسی سال ربیع الاوّل میں بارادۂ سفر کراچی مکان سے روانہ ہوئے لیکن کھلنا پہنچ کر کراچی کی روانگی سے ایک روز قبل آپ کی طبیعت ناساز ہوگئی اور اس ناسازگی میں آپ پر ایسی محویت غالب ہوئی کہ دیکھنے والے اسے بیہوشی سے تعبیر کرنے لگے۔ لیکن بڑے بڑے نباض حکیم و ڈاکٹر جب دیکھتے تو انگشت بدنداں ہوکر کہتے کہ ہم نے آج تک ایسا قوی اور مضبوط دل والا انسان نہیں دیکھا۔ آپکی ظاہری حالت تو یہ ہے کہ بے ہوشی کا گمان ہوتا ہے اور باطنی حالت یہ کہ اچھے سے اچھے توانا و تندرست انسان کے نبض و دل کی حرکت اتنی اچھی

نہیں ہوتی۔ آپ کا مرض ہم لوگوں کی تجویز و تشخیص سے باہر ہے۔

چنانچہ اسی محویت کے عالم میں بارہویں ربیع الاول کی شب کو آپ نے نہایت ہی بلند آواز سے فرمایا۔ لَبَّیْکَ یَا رَفِیْقَ الْاَعْلٰی لَبَّیْکَ اتنا سنتے ہی حاضرین پر ایک قیامت ٹوٹ پڑی اور ہر شخص اشکبار ہوکر طالب و عابد درگاہِ رب قدیر ہوگیا۔

اللہ پاک نے اپنے خاص فضل و کرم سے اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول فرمایا اور آپ کو رفتہ رفتہ افاقہ ہونے لگا۔ اور تھوڑے عرصہ میں شفا حاصل ہوگئی۔ اور ایک سال تک صحتیاب رہے لیکن اپنے اس صحتیابی کے زمانہ میں دنیا کا کوئی کام نہیں کیا حتےٰ کہ کسی کو بیعت تک نہیں کرائی جو کوئی بیعت کی غرض سے آتا اسے اپنے بڑے صاحبزادے جناب حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب دامت فیوضہم و برکاتہم علینا کی خدمت میں بھیج دیتے آپ نے اسی تندرستی کے دوران میں ایک دن ارشاد فرمایا کہ مجھے تو اللہ پاک نے طلب کیا تھا۔ میں نے لبیک بھی کہہ دیا تھا لیکن اپنے صاحبزادوں کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ ان لوگوں نے رو رو کر ایسا ہونے سے روک دیا۔ اور مجھ کو دیکھنے کے لئے رکھ لیا۔ تو اچھی طرح دیکھ لیں۔ لیکن میرے حق میں دنیا سے جانا ہی بہتر ہے مگر بندگان خدا کے حق میں میرا رہنا بہتر ہے۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

آخرش ایک سال صحیح وتندرست رہنے کے بعد واخر ماہ صفر
میں آپ کو قدرے بخار آگیا اور بخار یوماً فیوماً بڑھتا ہی گیا اور وصال
حق کے دن قریب آتے گئے۔ چنانچہ گیارہویں کو بوقت دس بجے
داعیٔ اَجل کو لبیک کہہ کر واصل بحق ہوئے اور یہ آفتاب ولایت
غوثیت سحاب رحمت الٰہی میں روپوش ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
رَاجِعُوْنَ ط

آپ کے وصال کے بعد سخت طوفان آیا ہر طرف تاریکی چھاگئی
اور دو بجے دن سے دوسرے روز آٹھ بجے تک موسلادھار بارش
ہوتی رہی لیکن نماز جنازہ سے ایک گھنٹہ قبل بند ہوگئی اور اطمینان کے
ساتھ نماز و تدفین سرانجام پائی۔

تعداد خلفاء

عطائے اجازت و خلافت کے معاملہ میں
باتباع اپنے پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ آپ
غایت درجہ محتاط تھے۔ آپ نے صرف مولینا مولوی عبدالشکور صاحب
برماوی رحمۃ اللہ علیہ کو جو بلحاظ عمر آپ سے بہت بڑے تھے خلافت
عنایت فرمائی تھی لیکن ان کا آپ کی زندگی مبارک ہی میں وصال ہوگیا۔
بعدہٗ آخر عمر شریف میں جب آپ پر ضعف کا غلبہ ہوا و دراز سفر
کرنے میں دقّت ہونے لگی تو آپ نے مولینا مولوی محمد علیم الدین صاحب
مرشد آبادی مولینا مولوی محمد اسلام صاحب چاٹگامی۔ حاجی سید محمود حسن صاحب

الہ آبادی ثم کراچوی۔ مولینا مولوی محمد مخلص الرحمٰن صاحب برماوی کو اپنے
اپنے اطراف وجوانب میں اپنی جانب سے بیعت کرانے اور وظیفہ
بتلانے کی اجازت عنایت فرمائی اور وہی اجازت الآن قائم ہے۔
ماشاء اللہ یہ حضرات اپنے اپنے وطن میں اور جناب مولینا مولوی محمد
نعیم الدین صاحب الہ آباد میں اپنے پیر و مرشد کے نشان قدم پر چلتے
ہوئے ہزاروں خلق خدا کی تعلیم و تربیت۔ رشد و ہدایت میں مشغول ہیں
اور ماشاء اللہ ان کے حلقوں اور صحبتوں میں وہی فیض و برکت پائی جاتی
ہے جو حضرت غوث کھلنوی قدس سرہٗ کی صحبتوں اور حلقوں میں حاصل
ہوتی تھی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے دوستوں اور محبوبوں کے
طفیل ان حضرات کے باطن و ظاہر میں دن دونا رات چوگنی ترقی عنایت
فرمائے اور اس طرح ہمارے جانِ جاں روحِ ایمان روحی فداہ حضرت
غوث کھلنوی رحمۃ اللہ علیہ کا فیض و برکت تاقیام قیامت قائم و
دائم رہے۔ آمین ثم آمین۔

نہ مٹے حشر تک یہ وہ غم ہے ۔۔۔ موتِ عالِم کی موتِ عالَم ہے
چشمۂ فیض باکمالِ ولی ۔۔۔ اُٹھ گیا آہ جس کا ماتم ہے
۶ ۷ ۱۳ ہجری ۔۔۔ خادم کمترا حقر الزمن سید محمود حسن محمود

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

صلوٰۃ وسلام بدرگاہ خیرالانام بوقت قیام

باغ عالم میں تسلّط تھا خزاں کا جسدم　　　ناتوانوں پہ تھا ہر طرح روا ظلم و ستم
کوئی مونس تھا کسی کا نہ تھا کوئی ہمدم　　　آنکھیں رہتی تھیں تیتموں کی ہر اک ساعت نم

آئی حضرت کی سواری　　　قسمتیں چمکیں ہماری
فیض کا دریا ہے جاری　　　جھولیاں بھر لیں بھکاری ۔ یا نبی سلام علیک

سخت طوفان وبلا میں ہے سفینہ میرا　　　بخدا چاہئے اب مجھ کو سہارا تیرا
تیرا ہر وقت ہے خشکی و تری میں پھیرا　　　تیرے ہوتے یہ حوادث نے مجھے کیوں گھیر

اے میرے اللہ والے　　　دونوں عالم کے اجالے
بحرِ عصیاں سے بچالے　　　اپنی کملی میں چھپالے

یا نبی سلام علیک

بخدا سچ ہے یہی اسمیں نہیں کچھ بھی کلام　　　تو نے ہی ہم کو سنایا ہے خدا کا پیغام
تیرے ہی جلوؤں سے قائم ہے ضیائے اسلام　　　تیرا صدقہ ہے جو دل لیتا ہے اللہ کا نام

اے حبیب حق تعالےٰ　　　مشرکوں کا منہ ہو کالا
منہدم ہو ہر شوالا　　　دین کا ہو بول بالا

یا نبیؐ سلام علیکَ

کسی صورت سے ترے روضے پہ میں بھی پہنچوں　　　جالیوں سے کبھی لپٹوں کبھی قدموں میں جھکوں
انھیں آنکھوں سے تیرا جلوۂ زیبا دیکھوں　　　گرد در روضے کے میں پھر پھر کے یہی عرض کروں

کالی کالی کملی والے　　　رُخ سے زلفوں کو ہٹالے
دیکھ کر جلوے نرالے　　　جان و دل کردوں حوالے

یا نبیؐ سلام علیکَ

گلشن دہر میں ہر سمت بہاریں چھائیں　　　بدلیاں رحمتوں کی چاروں طرف منڈلائیں
قسمتیں آپ ہی نے یاشہِ دیں چمکائیں　　　لب کونین سے آوازیں یہ پیہم آئیں

آپ ہی رحمت لقب ہیں　　　آپ ہی عالی نسب ہیں
آپ ہی محبوب رب ہیں　　　آپ ہی کے دم سے سب ہیں

یا نبیؐ سلام علیکَ

یہ عرض کرتا ہے سرکار عاجز و مضطر　　　حضور اس پہ بھی لطف و کرم کی ایک نظر
گیا نہ خالی کوئی بھی جو آگیا در پر　　　بصد صلوٰۃ وسلام التجا ہے یہ سرور

چہرۂ انوار کا صدقہ　　　گیسوے اطہر کا صدقہ
خالقِ اکبر کا صدقہ　　　دیجئے گھر بھر کا صدقہ

یا نبیؐ سلام علیکَ

مژدۂ رحمت حق آکے سنایا تم نے　　　ہم کو اللہ سے واللہ ملایا تم نے
خاک کے ذرّوں کو خورشید بنایا تم نے　　　اپنے سینے سے غریبوں کو لگایا تم نے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

رحمۃ اللعالمین ہو　　رونق دنیا و دین ہو
کیا کہوں تم کیا نہیں ہو　　میرے جو کچھ تمہیں ہو

یا نبی سلام علیک

حضرت کھلنوی کی سینے میں لیکر الفت[1]　　پہونچوں با ہوش و ادب آپکے در پر حضرت
دولتِ دید سے چمکاؤں میں اپنی قسمت　　یہ بھی پوری ہو الٰہی میرے دل کی حسرت
پہلے میں سیکھوں قرینہ　　پھر ملے مرشد سے سینہ
جاؤں پھر سوئے مدینہ　　یوں چلوں زینہ بزینہ

یا نبی سلام علیک

ہو دم نزع میرے سامنے شکل نوری　　قبر میں بھی نہ ہو محمود سے کوئی دوری
ذرہ ذرہ مری تربت کا ہو شمع طوری　　یہ بھی ہو جائے تمنا میرے یارب پوری
جلوۂ خیر البشر ہو　　ان کا در اور میرا سر ہو
اس جہاں سے جب سفر ہو　　سبز گنبد پر نظر ہو

یا نبی سلام علیک

[1] سینے میں مرشدِ کامل کی میں لے کر الفت

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً
کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ

شجرۂ طیبہ

بسلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ خیریہ عزیزیہ

منظومہ

خادم آستانہ مجددیہ، خیریہ، عزیزیہ (کھلنا شریف)

احقر الزمن سید محمود حسن محمود رضوی

نقشبندی مجددی عزیزی الہ آبادی ثم الکراچی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

هو العزیز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مُناجات

رحم کر یارب شہِ ہر دوسرا کے واسطے
یا حبیب اللہ مدد کیجیے خدا کے واسطے

ابرِ رحمت میں چھپالے ہم سیاہ کاروں کو بھی
اپنے پیارے کملی والے مصطفےٰ کے واسطے

عزتِ دارین دے اور کل خطائیں کر معاف
تاجدارِ اصفیا و انبیاء کے واسطے

یاالٰہی کر عطا دل کو مرے سوز و گداز
حضرتِ صدیق تاج الاتقیا کے واسطے

خاکِ طیبہ میں ملوں خاکِ وطن کو چھوڑ کر
حضرتِ سلماںؓ محبِ مصطفےٰ کے واسطے

یاالٰہی دو جہاں کی برکتیں کر دے نصیب
حضرتِ قاسم امام الاصفیا کے واسطے

صدقِ دل سے گامزن راہِ شریعت پر رہوں
جعفرِ صادق امام الاولیا کے واسطے

میری ہر اک سانس تیری بندگی میں صرف ہو
عاشقِ رب بایزیدِ باخدا کے واسطے

خرقۂ تقویٰ مجھے بھی کر عطا اے بے نیاز
بوالحسن شیخِ زمن شاہِ ہدیٰ کے واسطے

جلوت و خلوت مری گہوارۂ وحدت بنے
بوعلی حق کے ولی حق آشنا کے واسطے

جس طرف اٹھے نظر آئے نظر تیرا جمال
یوسفِ ہمداں حسین و مہ لقا کے واسطے

خاص بندوں میں مجھے بھی کر لے تو اپنے شمار
عبدِ خالق غجدوانی پیشوا کے واسطے

معرفت کی دولتوں سے مجھ کو مالامال کر
خواجۂ عارف کی شانِ ارتقا کے واسطے

اُمتِ خیر البشر کی عاقبت محمود کر
خواجۂ محمود مقبولِ خدا کے واسطے

یاالٰہی رکھ مجھے کونین میں عزت کے ساتھ
شہ عزیزانِ علی مقتدا کے واسطے

یاالٰہی منزلِ دشوار کو آسان کر
حضرت باباسماسی رہنما کے واسطے

خود نمائی سے بچا اور استقامت کر عطا
خواجۂ میرِ کلالِ بے ریا کے واسطے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

نقشِ باطل کو مٹا دے مرأتِ دل سے مرے
حضرت خواجہ بہاؤالدیں ضیا کے واسطے

یاالٰہی کر معطر گلشنِ دل کو مرے
شہِ علاؤالدیں شمیم جانفزا کے واسطے

دامنِ صبر و رضا چھٹنے نہ پائے ہاتھ سے
حضرت یعقوب چرخی ذی حیا کے واسطے

یاالٰہی نورِ حق سے دل مرا معمور کر
شہ عبید اللہ ضیائے حق نما کے واسطے

یاالٰہی زہد و طاعت کی مجھے توفیق دے
خواجۂ زاہد ولی پارسا کے واسطے

یاالٰہی قرب اپنا کر دے مجھ کو بھی نصیب
خواجۂ درویش فخرِ اولیا کے واسطے

قبر کی تاریکیوں میں چمکے حُسنِ مصطفٰے
خواجہ امکنگی سراجِ پُر ضیا کے واسطے

ہاتھ مل کر موت بھی رہ جائے دے وہ زندگی
فانی فی اللہ باقی باللہ مقتدا کے واسطے

میری ہستی سے ہو ظاہر قدرتِ پروردگار
الفِ ثانی محرمِ سرِ خدا کے واسطے

استقامت کر عطا اور کل گناہوں سے بچا
خواجۂ معصوم قیوم وری کے واسطے

رحم کی تلوار سے تو چھانٹ دے میرے گناہ
خواجہ سیف الدین سیفِ اولیا کے واسطے

نور کے چشمے ہوں جاری قطرۂ دل سے مرے
سیدِ نور محمد دل رُبا کے واسطے

یاالٰہی مجھ کو بھی جامِ شہادت کر نصیب
مظہرِ جاں، جاں نثارِ مصطفٰے کے واسطے

حشر میں اٹھوں بہ ہمراہِ غلامانِ علی
شہ غلام[1] دہلوی صدر العلیٰ کے واسطے

مجھ کو اور اولاد کو بھی میرے کر دے تو سعید
بوسعیدِ باحیا و باخدا کے واسطے

گنبدِ خضریٰ کو تکتے تکتے میں دم توڑ دوں
حضرت احمد سعیدِ عالی جا کے واسطے

بادۂ عرفاں سے یارب مجھ کو بھی سرشار کر
شہ عمر عالی گہر غوثِ وریٰ کے واسطے

اتباعِ سیدِ عالم مجھے بھی کر عطا
محیِ دیں بوالخیر ظلِّ مصطفٰے کے واسطے

سایۂ عرشِ بریں ہو حشر میں سر پہ مرے
حضرتِ عبد العزیزِ باصفا کے واسطے

پیرِ پیراں حضرت عبد العزیز شاہ کی
میں غلامی میں رہوں تیری رضا کے واسطے

[1] حضرت غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

نقشبندی سلسلے سے منسلک ہر دم رہوں
حضرتِ عبدالرحیم باخدا کے واسطے

داغ ہائے معصیت دامانِ دل سے دور کر
یا خدا معصوم جیسے دل رُبا کے واسطے

جانشینِ غوث کھلنا حضرتِ معصوم کی
عمر میں برکت عطا کر مصطفٰے کے واسطے

یاالٰہی پل جھپکتے طے کروں راہِ صراط
سیّدی و مرشدی و رہنما کے واسطے

مغفرت فرما دے میری اور مرے ماں باپ کی
رحمتِ کل شافعِ روزِ جزا کے واسطے

چار جانب سے تری رحمت ہمیں گھیرے رہے
چار یارانِ محمّد مصطفٰے کے واسطے

دونوں عالم کی بلاؤں سے ہمیں محفوظ رکھ
آل واصحاب وشہیدِ کربلا کے واسطے

یاالٰہی اہلِ بیتِ مجتبٰی کا عشق دے
جاں نثار و عاشقِ خیرالوریٰ کے واسطے

یاالٰہی عاقبت محمود کی محمود کر
تیرے پیارے انبیاء و اولیاء کے واسطے

الٰہی بحق بزرگانِ دیں
طفیلِ چنیں بندگان گزیں

بخاصانِ دلدادۂ نقشبند
کہ بودند در عشق تو دردمند

بیفگن از ایشا بمن پرتوے
کہ ایں رہرواں را شوم پیروے

مرا نیز عشق دردے بدہ
ز خاکِ رہِ خویش گردے بدہ

الٰہی بحرمت جمیع بزرگان سلسلہ عالیہ نقشبندیہ وبطفیل تمامی اولیاء مجددیہ مظہریہ خیر عشق ذاتِ پاک خود مرحمت کن واتباعِ سنتِ نبیِ کریم علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ الف الف صلوٰۃ وتسلیم عطا فرما۔ آمین یارب العالمین

مناجات

اے خدا اے مرے رحیم وکریم
ہر طرف ہے ترا ہی لطفِ عظیم

پاک پروردگار و ربِّ غفور
معاف کر دے ہمارے سارے قصور

تجھ سے مانگیں نہ ہم تو جائیں کہاں
تو ہی سنتا ہے بے کسوں کی فغاں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

میرے مرشد کے فیض و برکت سے
دل کا ہر گوشہ نور سے بھر دے
چھٹنے پائے نہ غوث کا دامن
تا قیامت رہے یہ سایہ فگن
ہے جو دل میں حضورؐ کی اُلفت
یا خدا اس میں اور دے برکت
غوثِ کھُلنا کا دامنِ رحمت
رہے سر پہ ہمارے ہر ساعت
پیر کا میرے پیر زادوں کا
مرتبہ دو جہاں میں اور بڑھا
ان کے قدموں سے ہیں جو وابستہ
دین و دنیا میں تو انھیں چمکا
غوثِ کھُلنا کا فیضِ پُر انوار
دِل کو چمکائے میرے لیل و نہار
لاج رکھ لے گنہگاروں کی
مغفرت کر دے شرم ساروں کی
یاالٰہی ہے بس یہی مقصود
تجھ سے غافل نہ ہو کبھی محمودؔ

ولادتِ عدنان

یکم مارچ ۱۹۸۵ء بروز جمعہ

اے عدنان پیارے یہ تیری ولادت — قسم رب کی ہے باعثِ صد مسرت
خدا رکھے تجھ کو ہمیشہ سلامت — عطا رب کرے عمر میں تیری برکت
مبارک تجھے دینی دُنیاوی نعمت — مبارک تجھے خاندانی سعادت
ہمیشہ بزرگوں کی کرنا تو عزت — رہے تجھ پہ سایافگن ابرِ رحمت
دل و جاں سے ماں باپ کی کرنا خدمت — رہیں نانی نانا بھی خوش تجھ سے ہر وقت
رہے اوج پر روز و شب تیری قسمت — تجھے لوری دیں آ کے حورانِ جنت

دُعا دل سے محمودؔ کرتا ہے ہر وقت
خدا تجھ کو رکھےّ ہمیشہ بہ فرحت

قطعہ

خیرِ دنیا، خیرِ دیں ہو خیرِ عقبیٰ یا خدا
از پئے نعلینِ پاکِ حضرتِ خیرالورٰی
ہے یہی محمودؔ کی محمود تجھ سے التجا
سر پہ ہو کل حشر میں دامن ترے محبوب کا

مشکلم پیش است من در بیکسی
یا رسول اللہؐ بہ فریادم رسی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2006 Tareeqat - www.tareeqat.com - Anwar-un-Nabi ibnay Nisar Ahmed Naqshbandi Mujadiddi

غم کی گھٹا

کیا بات ہے کیوں غم کی گھٹا چھائی ہوئی ہے
کیوں ہر کلی دل کی مرے مرجھائی ہوئی ہے

کیوں بکھرا نظر آتا ہے شیرازہ ہمارا
کیوں اُنہوں نے آگ ہم پہ ہی برسائی ہوئی ہے

سینچا تھا بزرگوں نے جسے خون سے اپنے
اُس باغ میں کیوں آج خزاں آئی ہوئی ہے

آنکھوں میں حیا ہے نہ محبّت ہے دلوں میں
خود غرضی و نخوت کی فضا چھائی ہوئی ہے

ڈوبا ہوا ہے نشۂ دولت میں زمانہ
آسائشِ دُنیا ہے کہ اترائی ہوئی ہے

ہے وقت ابھی عقل سے تم کام لو اپنی
وہ بات کرو ربّ نے جو فرمائی ہوئی ہے

سفّاکیٔ دنیا سے نہ گھبرا دلِ مظلوم
گر صبر کی دولت ترے ہات آئی ہوئی ہے

لاریب سدا ظلم کی ٹہنی نہیں پھلتی
گستاخوں کی شامت بخدا آئی ہوئی ہے

صدقہ ہے یہ اللہ کے ولیوں کی دُعا کا
ربّ نے نظرِ لطف جو فرمائی ہوئی ہے

ہر گام پہ اب فتح مبیں ہو گی یقیناً
سرکارِ دو عالم کی مدد آئی ہوئی ہے

تاریکیٔ مرقد میں یہی چمکے گی محمود ★ آگ اُن کی محبّت کی سلگائی ہوئی ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.